



هو الله

# شہابی تفسیر صوت

یعنی کلام سحر نظام علم الامام شمس الاسلام مرجع الانام کاشف اسرار  
خفی و جلی مولوی سید قدرت علی شاہ صاحب رحمانی علی گنجوی  
المنظر بتأسیب مظلم العالی

باہتمام

نظام الدین حسین نظامی پرنٹر

روپر و پرائیٹر

نظامی پریس بڈاپوس میں

چھپی

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE4453

تمت  
محمد رفیعی

## عرض حال فقیر

واللہ ابھی میری یہ آرزو نہ تھی کہ میں اس تفسیر نقیض کے چھپنے اور اشاعت کا بار اپنے سر پر لوں کیونکہ ملفوظ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ میں بطور ضمیمہ اس کو شامل کرنا چاہتا تھا خیال یہ گذرا کہ انتظام طبع ملفوظ ریاست حیدر آباد دکن میں ہوگا مبادا کتاب مستطاب یاں تک نہ پہنچتی تو میرے ہم ملک اس حصول نعمت غیر مترقبہ سے محروم رہ جاتے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اس کو علیحدہ ہی رکھوں تاکہ اس کے مضامین دلکش اور واقعات عجیب و غریب سے متبع کافی ہر طالب کو حاصل ہو سکے میں نے اپنی مثنوی فارسی کو مثنوی مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے رنگ پر رکھا ہی مضمون اوق کے لحاظ سے میرے بعض ذمی علم دوستوں کی رائے ہوئی کہ جس طرح ممکن ہو اس کا ترجمہ زبان اردو میں اسی وزن اور بحر پر لکھا جائے تاکہ حل غوافض میں دشواری نہ ہو پس میں نے اس میں بہت محنت اٹھائی السعی منی والا تمام من اللہ اللہ تعالیٰ نے میری سعی کو مقبول کر کے اس کو تمام و کمال مکمل فرمادیا اب میں بعد مطالعہ مثنوی تفسیر نقیض کے اپنے معرزنہ ناظرین سے یہ تمنا رکھتا ہوں کہ وہ مجھے ہمیشہ دعائے خیر میں یاد فرمائیے

میرے خیال میں یہ ایک پہلی ہی کتاب ہے جو طالبانِ جاوہ معرفت کے لیے عن ہادی  
 و رہنما ہوگی اس کا ایک ایک مضمون درمچون مجھے امیرِ دلار ہا ہو کہ میری مثنوی مقبول پاگاہ  
 صہریت ہو میں جھوٹ نہیں بولتا نہ مجھے اپنی بے لطافتی و بیچاری پر ناز ہی ہے اس  
 عمر میں بہت کتابیں لکھیں اور غیر ملکوں میں اس کی اشاعت بھی ہوئی لیکن مجھے ایسا  
 سرور کسی کتاب سے نہیں ہوا جب میں اس کو لکھ چکا تو میں نے مولانا شاہ حیدر حسین صاحب  
 صوفی الہ آبادی کو جو موجودگی فقیر جمیر شریف میں ہنگامِ سماعِ جالت و جہد اس شعر پر  
 گفت قدوسی فقیر در فنا و در بقا  
 خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی

انتقال فرما گئے تھے خواب میں دیکھا کہ نسبت تکمیل تفسیر تصوف کے گفتگو کر رہے ہیں  
 جب میں نے بغور سنا تو کھ رہے تھے کہ مولانا آپ نے اپنی مثنوی ختم کر لی میں نے کہا  
 جی ہاں فرمایا سنائیے میں اس وقت نہ پڑھ سکا کہا کچھ مضائقہ نہیں اس کو اجمیر شریف  
 میں سنا جانا میں نے بیداری میں غمِ مصمم کر لیا کہ جب اس دربار مقدس میں جاؤں تو خواجہ  
 عزیز نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ضرورتِ نقیبت ہو پس میں نے اس لحاظ سے حضرت خواجہ  
 صاحب کا حال مختصر لکھ کر اس میں شامل کر دیا اور ختمِ تہذیب پر بھی ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ  
 کو مولانا محمد حسین صاحب نہایت خوش مجھے دکھائی دیے جو بعدِ سلامِ مصافحہ کے کسی سوواگر  
 نامعلوم سے میری سعی کر رہے ہیں اور میرے لیے ترکیبِ تجارت کی تعلیم ہو رہی ہے خیر  
 اس کی تعبیر دیگر ہے فریس خود ہی سمجھیں گے میں نے حلقہ اس کتاب کی مقبولیت ظاہر  
 کر دی میں مسلم الثبوت ہونے کا دعوے نہیں کرتا مجھے کم عمری ہی سے میلانِ شاعری تھا  
 میں مرزا امیر الہ آبادی جو خواجہ آتش کے تلامذہ ارشد سے تھے شاگرد ہو کر اصلاحِ لیتار ہا  
 پھر زمانہ طالب علمی و دنیا کی آجاس کی ابتدا اپنے نانا مولانا سید کریم علی شاہ صاحب

ہجو علی گنجی میں ہوئی اور فارسی وصف و نحو مولوی محمد کمال الدین احمد صاحب اونامی میں لکھی  
 پھر مجھے یہ مجبوری قیام علی گنج ضلع ایٹھ جو میرا وطن مالوہ تھا چھوڑنا پڑا اور مختلف خواتین  
 بزرگان ذی علم پر پرزہ کش رہا۔ گاہ فیض خدمت و تربیت مولانا محمد لطف اللہ صاحب  
 مفتی سے فیض ہوا اور کبھی سلطان العلماء آغاش شہنشاہی مرحوم ادیب سے بہرہ مندی ہوئی  
 کبھی مولانا غوث شاہ غفور صاحب آخوندی سے جو علامہ فضل و کمال کے ذکر اترے  
 و درویشی میں بالنسبت اور کامل تھے عنایت علی شاہ عبدالرزاق صاحب و مولانا محمد نعیم  
 لکھنوی فرنگی محلی میں بھی بغرض استفادہ جایا کیا اسی دوران طلب میں بحضور حضرت  
 عرش آشتیاں قطب دوران مولانا شاہ محمد فضل الرحمان صاحب گنج مراد آبادی حاضر  
 و غلامی نصیب ہوئی اور پھر خوش قسمتی سے ہمیشہ باریاب ہوتا رہا۔ وہاں دو شوق خواہ  
 ہو گئے۔ ایک فکر تصنیف و تالیف کتب تصوف و سہرے خیال قدیمہ میں بزرگان بالکلیت  
 گوئیں یہاں بھی سلسلہ بیعت و عہدہ قضا و پیش امامی وغیرہ آج تک قائم ہے  
 میرے جد امجد میر شجاع علی صاحب منغور بڑے ذی رتبہ اور عالی منہ حضرت مولانا  
 سید شاہ کمال ترمزی رحمۃ اللہ علیہ امام نقشبندیہ کی اولاد امجاد سے تھی ناہنالی سلسلہ میں  
 مولانا مفتی احمد علی صاحب فرخ آبادی استاد ذاب صدیق حسن خاں قنوجی والی بھولہاں  
 وغیرہ اور مورث اعلیٰ مولانا حضرت شاہ فضل علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مخدوم  
 جہانیاں جہاں گشت کی اولاد پاک سے ہیں یہ سب عالمان باعمل اور درویشان کامل  
 ہوئے ہیں مگر نثار غیر سے جو جو متقدر تھا ملتا گیا۔ میں کوئی مورخ نہیں ناو لست نہیں  
 سوانح عمری لکھنے نہیں بیٹھا جو مفت خاندانی حالات لکھ کر طبع لطیف ناظرین کو منغض کر دے  
 ہاں۔ منظور ہو گذارش احوال واقعی + سچ کھ رہا ہوں جھوٹ کی عادت نہیں مجھے۔  
 دو چار باتیں جو باقی رہ گئی تھیں ان کا اظہار منظور ہے یہ مولانا مولوی سید کرم علی صاحب

ہجوہ علی گنجی ہنایت بزرگ اور علماء مشاہیر سے گزرے ہیں ان کا کلام درد آمیز تھا  
و عظم و ہند میں مرزا آغا جب بیان فرماتے سامعین حالت وجد میں رہ جاتے۔ مجھے ممدوح  
کے کلام شاعری سے کچھ یاد آیا جس کا لکھنا الطبع سے خالی نہیں۔

ہ طلع

یہ بتان بند ہیں یو فاد لا ان سے تیری بلا ملے  
جو ملے تو ایسے کسی سے مل کہ ملے سے جس کے خدا ملے  
اس مطلع ہی سے ان کے کلام کی خوبی ظاہر ہے ان کی غزل کا ایک شعر یہ ہے۔

خدا کا راج ہی ملک خدا میں پرتماشا ہو \* خدا کے راج میں بھرتی محمد کی دوہائی ہے  
مطلع مع حسن مطلع

جنش مرگاں نہیں خالی ہرچ شمع یار پر \* دونوں پنکھے چل رہے ہیں مردم بیمار پر  
خواب میں مرگاں پڑی دیکھتی یہ پھبتی ہوئی \* چلو میں چھوڑیں کسی نے مردم بیمار پر  
نعت میں بھی اچھا لکھتے تھے

آئینہ قدرت ہر دلاروئے محمد \* محراب خدا خانہ ہے ابروئے محمد  
ہر بچل سے آتی تو مجھے بوئے محمد \* لائی ہی صبا نافہ خوشبوئے محمد  
جنت کی نصیہ آرزو ہر دل کی بھی ہو \* رہنے کو جو طجائے کہیں کوئے محمد  
ہم کہا ہیں کہ خود صانع صورت ہو منتوں \* دیکھا جو خدا نے رخ نیکوئے محمد  
جنت میں نہ روکیں گے ملائکتے ہرچور  
کہ دنیا کہ میں بھی ہوں سب کوئے محمد

بڑے لائق با وضع خوبصورت عالی ہمت باشکوہ تھے عالم پیری میں قوت جو انی انھیں کا حتمہ  
تھا میرے باپ اور چچا بھی قابل الذکر ہیں یہ مرحومین مغفورین ابتداء عمر سے آخر تک ہنسا



تشرع اور ایک رنگ وضع میں رنگے رہے یہ ایسی صفوں سے متصف تھے جو  
محض اولیاء اللہ میں ہوتی ہیں اول تو خامشی پسند جس کی نسبت مژدہ ہر سکت بخا  
چپ رہنے والے نجات پائے ہیں والد ماجد نہایت ذی علم تھے باوجود اس ذی علمی کے  
کوئی بات خلاف تہذیب اور لغو نہ کہتے ہمیشہ مسکوت رہتے۔ جھوٹ بولنا ان دونوں  
بھائیوں کو دشمنی دین و ایمان تھا۔ بیکسے حرام و ریاسے سخت متنفر تھے جیسے بروں کو  
نیکوں سے نفرت جس میں اللہ نے یہ صفت تامہ دی ہے وہ بیشک دلی پوش مجاہد  
۱۳۲۲ ہجری صلعم میں ان کی وفات ہوئی اور جامع مسجد میں مدفون ہوئے۔ عوی کریم  
ان سے ایک سال بعد رحلت فرمائی علیین ہوئے۔ یہ جب سے بیعت ہوئے تھے دل  
میں بے انتہا سوز و گداز پیدا ہو گیا تھا۔ اکثر روپا کرتے تھے نہایت رقیق القلب تھے  
ان کا مادہ تاریخ رحلت یخضر ہے جس میں ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں۔ میری ذات باطن  
مولانا افضل علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نواسی نہایت بزرگوار تھیں ان دونوں  
سے پہلے ہی ۱۳۱۳ ہجری میں انتقال کر گئی تھیں ان کا مزاج بھی اسی مسجد میں چھائی  
بزرگان خاندان فقیر ہو میرے چچا کی اولاد میں ان سے بڑے بیٹے منشی شہد ماجد علی اور  
میرے والد کے بھیلے بیٹے منشی میر محمد علی سلمہ القوی و ذیل نیک مزاج شریف طبیعت  
قدر شناس بزرگان ہیں ان میں یہ خوبی ہے کہ کبھی حد اعتدال سے تجاوز نہیں کرتے  
دشمنوں کا لحاظ بھی ان کے اخلاق کا ایک اونٹن کرشمہ ہے مجھے اس سے کہنے کی  
ضرورت ہی نہیں کہ میں نے اس عمر میں کیا کیا اور کس کس میں مقید رہا خود ہی پہچان لیں گے  
میں تنہائی کو بمقام بلکہ یک جانی کے ہمیشہ دوست رکھتا ہوں میں نے اہل دنیا سے بڑی بڑی  
سختیاں اٹھائیں میں نے اپنے جوہر ذاتی کو کبھی ذریعہ معاش نہیں بنایا کبھی کسی وقت میں  
کسی کو دھوکا و فریب نہیں دیا بلکہ وجہ کسی سے الگ نہیں ہوا۔ مگر حسبِ دور اپنے کم کو بخود



برنج درست میں لے کبھی نادر الوجود شے کے بتانے اور سخاوت نایاب کے دینے میں  
بھی تکلف نہیں کیا۔ ہائے اکثر میرے اعزاء میں بوے وفاداری نہیں رہی ظاہر کچھ  
باطن کچھ۔

دربار امیر چوگوسفند سلیم \* در قضا ہنچو گرگ مردم در  
کبھی ہی خواہ ہیں اور کبھی آبرو خواہ۔ پھر غیروں کی شکایت ہی کیا۔ میرے بہوٹن امیر  
ابن امیر ضروری ہیں بر کریم ابن کریم نہیں اگر یہ صفت پیدا ہو جائے قدر شناسی علماء  
فقر ان کا جوہر ذاتی ہو جو عجبے میں بھی ان کے کام آئے ورنہ مال و دولت کی وفاداری  
معلوم۔ بزرگوں ذی عیالوں خدایپرستوں کو مثل اپنے سمجھنا بڑی غلطی ہے۔

جملہ عالم نہیں سب گمراہ شد \* کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد  
انبیاء امثل خود پنداشتند \* اولیاء انہ نظر انداختند  
سادات عظام کی قدر افزائی اور خدمت موجب خیر و برکت ہو اور ان کی غیبت اور  
دشمنی سبب صدر رنج و آفت بقول حضرت ابو علی شاہ قلند رحمۃ اللہ علیہ۔

سادات افضل اندوکر وصف شان علی \* اولاد فاطمہ و جگر گوشت علی  
بر فضل شان نظر کن اسے ضرر جاہلی \* الصالحون لله و الطالحون لی  
امیری ہی میں رنگ فقیری اختیار کرنا اچھا ہے فقیری میں بڑا برا ہے فقیری رنگینی لباس  
سے تعلق نہیں رکھتی یہ رنگ خام ہو اونے چھینٹے پانی کے اسے اڑا سکتے ہیں دل کا  
رنگ نامردان خدا کا کام ہے فقیری وہ اچھی ہے جس میں لوگ اور شریعت کا حسن ہو  
شاہدان نیست کہ موے و میاں دے دے بندہ طلعت آں باش کہ آنی دارو۔ میں فقیر  
اور فقیروں کو بڑا نہیں کہتا میرے کلام مثنوی سے عظمت و رویشی مترتب ہوگی۔ میں  
خادم الفقرا ہوں فقیری میرا شعار ہے اس محبت فقر نے مجھے حصول جاہ و دولت سے

معزول کر دیا۔

تایب جو مبصر ہیں لگاتے ہیں وہی لو \* پروانہ کی بیانی کہاں چشم گس میں  
میں نے اکثر مردان بالقرف کو لباس مکلف میں پایا اور سچ ہے۔

در عمل کوشش ہرچہ خواہی پوشش \* تاج بر سر بنہ علم بدو شش  
سچی حسن عمل کام کی بات ہی صورت کا بنا ناکام نہ آئے کا مجھے اس تحریر سے برب  
کعبہ اپنی نمود مقصود نہیں ہے کیا عجب جو یہ فقرات فہم عام طالبوں کے لیے اچھی تعلیم  
اور رفیق راہ طلب ہوں میں اپنے مرثد برحق کی غلامی پر نازاں ہوں کہ مجھے اپنی  
حیات ومات میں نظر شفقت و محبت سے دیکھا کیے جس کی مثالیں بہت میرے پاس  
موجود ہیں۔

اس مختصر تھکید میں گنجائش نہیں ہے میں کسی معترض کے اعتراض سے نہیں ڈرتا یہ  
اپنے مادہ خیانت سے خود جنت ہیں۔

غیر کا عیب و ہنر سب کوئی دیتے ہیں بتا \* اپنا معلوم ظفر عیب و ہنر کو ہے  
آدمی کو اگر اپنی حالت کا اندازہ پیش نظر رہے ضرور عیب ظاہری ظاہر ہو کر بُرے معلوم  
ہوں اور جب عیب بُرے سمجھے جائیں گے ہنر کے حاصل کرنے کی سعی کرے گا جب ہنر مند  
ہوا ہر شخص کو با ہنر سمجھے گا اور یہ سمجھ اچھی ہے انسان کا بدن مثل شہر کے ہے جس میں  
طرح طرح کی جنس موجود ہے کہیں نخوت و غرور و پندار و حسد و ریا و لغویت اور کبر و  
حقیدت و محبت و عشق تقوا اتباع شرع رضا مولانا راستی صداقت بقولے

بدن سا شہر نہیں دل سا بادشاہ نہیں \* جو اس خمسہ سے بڑھ کر کوئی سپاہ نہیں  
اولیاء اللہ انہیں خیال و فکر سے درجہ ولایت پر پہنچتے ہیں ہمارے رسول خدا ﷺ  
علیہ وسلم ابتدائے عمر میں ہر عنو بدن اور اشیاء باغ و جن کو دیکھ کر فکر و غور میں مشغول

رہتے بدہ پایا جو کچھ پایا من عرف نفسه فقد عرف ربه اپنے نفس و حال کے پہچاننے  
والے ہی خدا کو پہچانتے ہیں

میری ہی بصورت کا نقشہ اور ہو \* مجھ میں قدرت کا تماشا اور ہو  
ریح جنوں کو نہ ہو کیونکر خوشی \* میری آبادی میں صحر اور ہو  
اسک میرے کیوں نہ مروارید ہوں \* مجھ میں مخفی ایک دریا اور ہو  
دارد است دل کیسے معلوم ہو \* اس نئے گھر میں تماشا اور ہو  
ہو وجود و غصہ کی کچھ اور ہے \* پیکر تاب کا خا کا اور ہو  
اب مجھے بطیفہ خاتم المرسلین دہزہ گان دین یہ امید ہے کہ میری شہرہ کی تفسیر  
نور نظر ہو اور روشنی بصر اور پہلاک کے زور و مقتدر۔

اللہم اجعل محسوداً ولا تجعل حاسداً

<p>حرف تہوں پئے ترکِ خلل اور بُری سے منع کرنا صبح و شام اے بروہی افسر و لشکر برو جلد جانے افسر و لشکر کے چا موسن و پیر ہیزگار و متقی ہوسلماں مثل مردِ متقی بہ نرگج و دولت و مال و مال گنج و زر سے بھی غزل ہو اس کا نام</p>	<p>تا مرون بہ اثباتِ غسل حکم اچھی بات کا کرنا مدام یاد گیر و جانبِ خیبر برو یاد کر اور قلعہ خیبر کو جبا گرنز تعلیم تو یک گرد و شقی گرنزی تعلیم کسے کو می شقی بہ ز قتل و کشتن و جنگ و جدال مارنے لڑنے سے اچھا ہر یہ کام</p>
--	--

## پایے سخن پر اید ائمہ مناجات فشر دن و نفع کثیر بہ تکمیل بحث پیروں

<p>در و خودہ تاکہ باشد بیندیش در و تیرا سیتہ و دل میں رہے یا الہی تائب آزاد را اے خدا اس تائب آزاد کو یا الہی تائب رنجور را اے خدا اس تائب رنجور کو تا بروزِ حشر گر دور ستگار تاکہ محشر میں رہے دور از الم</p>	<p>یا الہی تائب محزونِ خویش یا دتیری قلبِ بمل میں رہے یا الہی تائب ناشاد را اے خدا اس تائب ناشاد کو یا الہی تائب مجبور را اے خدا اس تائب مجبور کو در طریقِ سنت احمد بدار سنت احمد پہ رکھ ثابت قدم</p>
--	---

از طفیل حضرت رحسان ما  
 فضل رحال کے لصدق میں خدا  
 فضل رحال مرشد و مولائے ما  
 فضل رحال پیر ہے مولا مرا  
 فضل رحال پیشوا کے اولیا  
 فضل رحال اولیا کا پیشوا  
 فضل رحال افتخار و صلیب  
 فضل رحال و اصولوں کی افتخار  
 فضل رحال نائب خیر الورا  
 فضل رحال صاحب ادراک ہیں  
 فضل رحال دستگیر بیکساں  
 فضل رحال بیکسوں کے دستگیر  
 فضل رحال حامی دین مہتیں  
 ہر حمایت دین حق کی آپ سے  
 فضل رحال معدن فضل و کمال  
 فضل رحال ہیں بزرگ و متقی  
 مولوی فضل رحال بیگیاں  
 یہ جناب فضل رحال ذی نشان  
 ایں ہمہ آئین و دین مصطفیٰ  
 مصطفیٰ کا دین اور آئین تمام

دو رازی جرم و این عصیان ما  
 دو رکہ یہ جرم و یہ عصیان مرا  
 فضل رحال ہادی و آقاے ما  
 رہنما میرا ہے اور آقا مرا  
 فضل رحال مقتداے اولیا  
 فضل رحال اصغیا کا پیشوا  
 فضل رحال یادگار مقبلین  
 فضل رحال مقبلوں کی یادگار  
 فضل رحال وارث علم الہدا  
 وارث علم شہ لولاک ہیں  
 فضل رحال یاد دہ بچا رنگاں  
 فضل رحال ہادی روشن ضمیر  
 فضل رحال ہادی راہ یقین  
 ہر ہدایت دین حق کی آپ سے  
 فضل رحال مخزن بدل و نوال  
 فضل رحال ہیں ولی ابن ولی  
 بود قطب کشور ہند و ستاں  
 قطب ہیں ہند و ستاں کے بیگیاں  
 زندہ شد از ذات مولانا ما  
 زندہ مولانا سے تھا با احترام

نعمت دنیا کے دوں را کرد  
 خاک ڈالے زمینت سکو سس پر  
 اچھ دیدی از فتوحات عظیم  
 نذر جو دیتے تھے سلطان و گدرا  
 ابرہیم وزیر بہار دیدی ہدام  
 کیوں نہ دریا کے کرم بہت ہدام  
 بہر فقر و غناستی بہبودی  
 پرورش پاتے تھے مسکین و گدرا  
 نذر او ہرگز نماندے غیر آہ  
 کچھ نہ رکھتے پاس اپنے غیر آہ  
 گر نگاہ او شدرا نشان شری  
 دیکھتے تھے آنکھ جب اپنی اٹھا  
 گہ بکند آمدے درینم شب  
 نصف شب گنبد میں جب آتے حضور  
 از رشتہ شفق بہر سیدی تمام  
 راہ شفق سے بٹھا کر متصل  
 گاہ رفتے بر در مسجد بنام  
 جب در مسجد پہ آتے وقت شام  
 گہ سوئے باز آتے رفتے بہر آں  
 جانب باز آتے تھے کبھی

کفش با برخت یکا و سس زد  
 کفش ماری تخت یکا و سس پر  
 بزل کردی بہر مسکین و یتیم  
 دم کے دم میں سب وہ دیتے تھے لٹا  
 زیر پائے مرشد عالی مقام  
 ابرہیم وزیر پرستما بہر عام  
 سیم وزیر وادی کے خوشنودی  
 حق ادا کرنے تھے وہ ہر ایک کا  
 کہ شکل نالہ رفتے گاہ گاہ  
 نالہ جانشوز کرتے گاہ گاہ  
 ہوش و عقل طالبان پران شری  
 ہوش باقی غیب کا رہتا تھا  
 طالبان را از خود ذکر و طلب  
 طالبوں کو بھی بلا تے تھے ضرور  
 ماجراے طالبان بنیک نام  
 پہ چھتے تھے اُن سے اُن کا در و دل  
 بہر اذن حاضری خاص و عام  
 دیتے حکم حاضری خاص و عام  
 کہ بیار و جنس از ان و گراں  
 جنس از ان سناختہ لاتے تھے کبھی

وقف کردے بہر سبکین و فقیر  
 مول لیتے بہر سبکین و فقیر  
 سوئے بیویاں فرستادی مدام  
 پیچھے تھے بہر بیویاں مدام  
 بے گماں او ماہتاب ہند بود  
 فضل رحماں ماہتاب ہند تھے  
 بیگماں او بود اولانا کے ہند  
 آپ تھے واللہ اولانا کے ہند  
 ہند از بحر نوازش سبز تر  
 ہند کے مسرور تھے سب خاص و عام  
 یافت شاہی گرچہ او گمراہ شد  
 آپ کا ہند و ستاں میں نام تھا  
 اے ہمہ سادہ سفید و کم گراں  
 تھی بہت سادہ سفید و کم گراں  
 نے حیدر و نے قبا کے اطلسی  
 زرد تھانے سرخ جامہ نے سیاہ  
 نے قبا نے جبہ دیرینہ بود  
 ساوگی پر دل تھا لیکن لوٹ پوٹ  
 رحمت حق گشت با او ہم قریب  
 رحمت حق سے ہوا وہ کامیاب

بہر چہ بودے مثل غریباں و حصیر  
 سوپ چلنی اور گھڑا وٹا حصیر  
 او برنج و گندم و جورا بشام  
 گندم و جورا چانول و قنٹ شام  
 بے گماں او آفتاب ہند بود  
 فضل رحماں آفتاب ہند تھے  
 بیگماں او بود مولانا کے ہند  
 آپ تھے واللہ مولانا کے ہند  
 ہند از فیض کمالش بہر ور  
 فیض جاری ہند میں تھا صبح و شام  
 ہر کسے حلقہ بگوش شاہ شد  
 ہر کسے شہر را تبر احکام تھا  
 پوشش اوچوں لباس ہویاں  
 آپ کی پوشش کا کیا کہے بیاں  
 نے یکم و نے عبا کے مخلی  
 تھانہ کتل اور نہ تھی رنگیں کلاہ  
 نے عبا نے جبہ پیشینہ بود  
 تھا چٹا اچکن نہ پیشینہ کا کوٹ  
 ہر کسے را قرب حضور ہی نصیب  
 ہر کسے جس کو حضور ہی جناب



ایں چہ فرمودہ جناب مولوی  
 کیا نہ دیکھا تو نے شعر مولوی  
 ہنشین کی نفس با اولیا  
 جو کوئی دم بھر بھی ولیوں سے ملا  
 پیشوا کے بندگان خاص بود  
 پیشوا کے بندگان خاص تھے  
 ذکر اور باطنش اللہ بود  
 فضل رحماں ذاکر اللہ تھے  
 بود پیر آرزوئے خاص و عام  
 آرزوئے اہل دنیا کے لیے  
 ابوالوقت زمانہ بود پس  
 فضل رحماں تھے ابوالوقت جہاں  
 دینم او چرخ پیرا ہن و ربید  
 آسماں نے غم میں سب پھاڑ الیاس  
 قدسیان بارگاہ ذوالجلال  
 بارگاہ کبریا کے سب ملک  
 حوریاں روضہ خلدیر میں  
 رہنے والے جنت الفردوس کے  
 اہل دین خاک از سر ماتم بر بخت  
 اہل میں برسوں ہی غم کھایا کیے

بہر فیض صحبت مرد ولی  
 کہہ رہے ہیں کیا پئے قرب ولی  
 طاعت صد سال باشد بے ریا  
 ہو گیا وہ عابدوں کا پیشوا  
 گوئے سبقت انہمہ نیکال بود  
 گوئے سبقت ہر کسی سے لے گئے  
 جاں ز فکر و ذکر حق آگاہ بود  
 رمز سے اللہ کی آگاہ تھے  
 ذات پاکش مرجع لطیف عوام  
 فیض ذات پاک نے کیا کیا دیے  
 جاوہ غریب ہمیں ہیو و بس  
 جاوہ غریب سے گزیرے برق ساں  
 یک رواے نیلگوں بر رخ کشید  
 آجنگ اوڑھے ہی وہ چادر اداں  
 نالہ میکہ دند چوں ستانہ حال  
 رو رہے ہیں اس الم میں آجنگ  
 ساہا مانند با غلت قرین  
 نالہ کش اس غم میں برسوں تک رہے  
 جھمے خوں از دیدہ پر نم بخت  
 اشک خوں نکھوں سے بر سایا کیے

رفت قطب ہند معروف از جہاں رفت قطب ہند معروف از جہاں سلسلہ ہجری ہست در گنج مراد آباد آہ ہر مراد آباد میں باغ و شاں	آمد این آرزو تائب ناگہاں آئی تائب یہ صدائے ناگہاں مزد آں آفتاب دیں پناہ مرد پاک آپ کا بہر شاں
<p>تنبیہ</p>	
ایں پریشاں عالی و پچارگی یہ پریشانی تری اور یہ عذاب تا کجا انکار از مردان حق ہائے کب تک فیض خدمت سے الگ تا کجا از صحبت نیکوں جدا ہائے کب تک اچھے لوگوں سے جدا شد یکایک غرق موج آب نیل جس نے عزت اپنی سب برباد کی غرق فرعونؑی اور سدا راہ چل بسے و تیا سے وہ ناشاد سب	تا کجا این مستی و آوارگی ہائے کب تک یوں ہے گانہ خراب تا کجا بیزار از پاکان حق ہائے کب تک نیک صحبت سے الگ تا کجا وابستہ دارم بلا ہائے کب تک یوں بلا میں مبتلا نہی دانی کہ فرعون ذلیل کیا خیر تجھ کو نہیں فرعون کی قنطاریاں گشتند برباد و تباہ قوم اس کی ہو گئی برباد سب

قوم موسیٰ خوش دل و مخطوط بود  
 تا بعین موسیٰ عمر اں تمام  
 حیف نفس خیرہ اتا فرعون شد  
 باے تیرا نفس خود فرعون ہی  
 ایں ہمہ کبر و ہوا و حرص و آرز  
 یہ تری نخوت تری حرص و ہوا  
 او بہر تبادشاہی میکند  
 تیرے شہر تن میں نفس خیرہ سر  
 شرم دار از موسیٰ خود ابغزینہ  
 شرم موسیٰ سے بچتے ہوئی اگر  
 درگاہ قبطی ۳ ہر سنی  
 منکروں کے گھر ہے تو ہم زبان  
 اے اسیر بند زلف حرص و آرز  
 تو اسیر زلف حرص و آرز ہے  
 تو مشو ہم رنگ پنجیر نزار  
 تو نہ صید زینت فتراک ہو  
 گر تو انی صید کردن بہر نام  
 طمع سے کہنا ہے کہ صید قوی  
 صید آں کن تاکہ او آید بکار  
 چاہیے ایسا شکار بے بہا

در پناہ موسیٰ محفوظ بود  
 تھے پناہ موسیٰ میں شاو کام  
 از قریب جنسیت ملعون شد  
 پیروی جنس سے ملعون ہے  
 فوج او گشتند از راہ نیاز  
 فوج اُس کی ہو رہی ہے بر ملا  
 تو بدرگاہش گدا کے میکند  
 بادشاہی کر رہا ہے سرسبز  
 کہ تراہست ایں ہمہ عقل و تدبیر  
 عقل کیوں ہوتی تری زیر و زبر  
 خواہش من و سلوا میکنی  
 لذت من و سلوا پھر کہاں  
 تاکہ دست تہی داری دراز  
 تجھ کو اس دست تہی پر ناز ہے  
 باش مثل میرسا مان شکار  
 شیر غراں کی طرح بیباک ہو  
 صید باشند بر تو مکروہ و حرام  
 صید تجھ پر حرام اے متقی  
 باشند از صیادی اور شکار  
 جس کی صیادی سے کچھ باورے صلا

در کسی و کسی بارت بود  
 عاجزی افتادگی میں یار ہو  
 او نگیرد بہر خود مرد حریف  
 وہ نہیں ہے کام کا بہر اماں  
 صید زہیب محرم راز و نیاز  
 صید کیا ہو نام قرب یار کا  
 او چہ دانست در پنجر و فان  
 در بے دریاں سے کب پائے قرار  
 صید و شلش موجب آبادی  
 وصل سے اجڑا مکاں آباد ہو  
 وصل او گرد بدل غنوار ما  
 نگسار و یار و دلدار خاص  
 وصل او پیدا کند دلداریتے  
 وصل سے اُس کے رہے قرب نظر  
 ہجر او ہم زن خور سندی  
 ہجر سے ہے تلخی عیش بقا  
 ہجر او شد باد و ہرک عاشقاں  
 ہجر حق سے موت کی رحمت ملے

صید آں بہ تاکہ غنوارت بود  
 صید وہ کر جو تزا غنوار ہو  
 صید گر مجروح گرد و پایف  
 گر نکما ہوشکار نا لوتاں  
 صید نام وصل یار و لنواز  
 صید کیا ہو وصل ہر دلدار کا  
 تا نگرد و صید فراق فراق  
 ہونہ جتنک صید تیغ ہجر یار  
 صید ہجرش باعث آزادی  
 ہجر میں آزادی سے شاد ہو  
 وصل او باشد رفیق و یار ما  
 وصل ہو اُس کا رفیق و یار خاص  
 ہجر او پیدا کند بیماریتے  
 ہجر سے اُس کے بڑھے درد و ہجر  
 وصل او سرمایہ دار زندگی  
 وصل سے ہے زندگانی کا مزا  
 وصل او شد زاد و برگ عاشقاں  
 وصل حق سے نوشہ راحت ملے

ایماں تعلیم بہر تکمیل نمودن و جاوہ معرفت پہم بودن

اے ہنگ بھرتیلم ورضا  
 تو ہنگ بحر وحدت ہے اگر  
 مایان موج بحر سدی  
 موج دریا ہے قدم کی مچھلیاں  
 مثل مایہی گر تو بالامی رومی  
 قوت مایہی اگر پیدا کرے  
 غلبہ بالا ترا بالا کتہ  
 طاقت بالا تجھے بالا کرے  
 بحر عرفان صراطِ مستقیم  
 گرچہ سیدھی معرفت کی راہ ہے  
 گشتناور نشستی معذور باش  
 گشتریعت پر نہیں ثابت قدم  
 دور بوزن گرچہ نادانی بود  
 معرفت میں گر نہیں تج کو کمال  
 طالبانِ رامتیم موجِ آب  
 طالبانِ معرفت کو ڈر نہیں  
 ذرہ خاکی کہ تابد گاہ گاہ  
 خاکیں ذرہ جو تابانی کرے  
 لوزخو رشتید مجلای کشد  
 آفتابِ پُرنیا کا ذرہ پاک

مرد مایہی شو کہ تالیلی جزا  
 مثل مایہی بن نہ پہنچے تا ضرر  
 موج را بر ہم نہ دند از خردی  
 کاٹتی ہیں موجِ عجم کو بیگیاں  
 بے تکلف سوئے اعلامی رومی  
 کیا کہوں میں تجھے پھر کیا کیا کرے  
 غلبہ اعلان ترا اعلان کتہ  
 طاقت اعلان تجھے اعلان کرے  
 موج دار و مضمر امید و بیم  
 لیکن اس کے موجِ عجم ہمراہ ہے  
 از نہوائے آبِ دیباہ دور باش  
 مارنا ہرگز نہیں عرفاں میں دم  
 بے طلب رفتن پریشانی بود  
 بے طلب ہے اس میں جانا ہی نہ بال  
 اندراں دریا چہ خوف واضطراب  
 اس میں کچھ اندیشہ رہبر نہیں  
 جانبِ غور شیدے دلزدگاہ  
 جانبِ غور شیدہ رخسارِ خانی کرے  
 اور خاک تیرہ چہرے می جہد  
 کھینچ ہی لیتا ہر عکس تیرہ خاک

تا نشود نور جالش رہنما  
 نور اس کا تجھ سے تا ہو متصل  
 دے نہ بیتابی چنیں بیچارہ  
 یا کسی کا عشق ہے رنج و بلا  
 مرد بہر صاحبِ دروے شوی  
 درد دل ہی میں ہو کیا کیا ذائقا  
 کم نہ گرد لذت دردِ جگر  
 کم نہ ہو پھر لذت ہجرانِ یار  
 وصلِ ادا نہ ہجر میگرد و قریب  
 بے تکلف قریب ہمد م رہے  
 از ہزار ال خرواہے صل پیش  
 اس کا جلوہ جلوہ جاوید ہے  
 کیفِ زین در کو ازال درو محن  
 لطف اسپیں اسپیں ہو درد و محن  
 اندرین گلشنِ فریبِ گل شوی  
 یہ علاجِ دل بہت مرغوب ہے  
 کہ پئے دردِ دولت مثلِ دولت  
 ہر گل و گلچیں سے تیرا راہ بر  
 این ہمہ تفسیر بہ از التہاج  
 بس یہ ہی تہ پیر ہو بختِ کوشفا

گرتو خاکِ جانبِ نذرش بیا  
 تو جو خاکِ ہے تو کر رغبت بدل  
 اے زرد و غم اگر آوارہ  
 تو غمِ فرقت میں گر ہے بہستلا  
 دردِ پید اکن کہ تا مردی شوی  
 دردِ پید اگر کہ پائے کچھ مرا  
 گردِ دردِ عشق اوشد بہرہ ور  
 درد سے اُس کے اگر ہو قیہ رار  
 مرد اگر دردِ ہجرانِ شریف  
 دردِ ہجرانِ گر نصیبِ غم رہے  
 ذرہ دردِ فراقِ یارِ خویش  
 ایک ذرہ ہجر کا غور شید ہو  
 دردِ ہجرانِ بہ زرد و جسمِ وتن  
 کیوں نہ دردِ ہجر ہو دار و کے تن  
 نالہ کش تا نالہ بلبل شوی  
 بانگِ نالہ عاشقوں کو خوب ہے  
 ہر دو بانگِ نالہ بلبل سہراست  
 ہوا گر نالہ میں بلبل کا اثر  
 تو دوائے دردِ باید نے علاج  
 دردِ دل کی ہوا گر تجھ سے دوا

گریب دشمنان شد دورے  
 گریب دشمنان مہجور ہو  
 درد دوری تالبع و صلت بود  
 کیونکہ یہ فرقت نوید وصل ہو  
 ایکہ ربط وصل بہر مدعاست  
 وصل جاناں ہے حصول مدعا  
 گریباں در سیریم ایزدی  
 گر بجھے عشق خدا حاصل نہیں  
 موسیٰ خود را ابدال کے مدعی  
 اپنے موسیٰ کو سمجھ اے مدعی  
 عشق پیدا کن کہ تباہی نجات  
 عشق سچا ہو تو پھر پائے نجات  
 عشق کار عاشقان آساں کند  
 عشق کار عاشقان آساں کرے  
 لیکن ایں ویرانی و آوارگی  
 یہ حزابی عشق کی اور بیکلی  
 ویرگاہ ہر کہ بیگانہ شود  
 چھوڑ کر جس نے عزیز و اقربا  
 گر تو ترک لذت دنیا کنی  
 چھوڑ دے جو کوی دنیا کا مرا

تو مریخ از صدمہ مہجور ہے  
 چاہیے فرقت میں بھی مسرور ہو  
 درد دوری قاطع فصلت بود  
 سچ کہا ہے یہ امید وصل ہو  
 ویکہ ضبط فصل در مان دوست  
 فصل بھی ہو درد ہجراں کی دوا  
 کے بیابی کیفیت لطف سہری  
 کوی بھی لذت ترے شامل نہیں  
 موسیٰ تو ہست عشق سہری  
 ہو ترا موسیٰ یہ عشق سہری  
 از ویر لطمہ نیل و فرات  
 کب رہے اندیشہ نیل و فرات  
 خانہ آباد را ویراں کند  
 خانہ آباد کو ویراں کرے  
 بہتر از آبادی و غنچارگی  
 ہو ہزاروں زیب دنیا سے بھلی  
 ہمنشین صاحب خانہ شو  
 عشق سیکھا ہو وہی درد خدا  
 ایں ہمہ سانا ہنا پید کنی  
 اسکو ہوسا مان غیبی سب عطا



<p>             دامن جیب و گریباں پارہ کن              دامن جیب و گریباں پارہ کن              گنج عرفاں یافتی دریا فتنی              گنج عرفاں سے رہے معمور تر              گوہر دریائے توحید و علوم              تھے جو یک دریائے توحید و علوم              گرنہ بینی سحر حق بر ما بخت              گرنہ دیکھے نور مجھ کو لغو جان              دفتر جہل مرکب و اکند              کام اپنا دم میں غارت کر دیا              حب مردان خدا ملحوظ دار              ایک ہی سے دل لگانا چاہیے              چوں عرض بنگر رہ نفس قدیم              اس عرض ہی کو سمجھ راہ ہوا           </p>	<p>             دل بدر عشق ادا دارہ کن              دلوں درو عشق سے آوارہ کن              از فریب نفس گر و تافتنی              گر فریب نفس سے ہو دور تر              ہیں چہ فرمودست مولانا کے روم              خوب فرماتے ہیں مولانا کے روم              لب بہ بند و چشم بند و گوش بند              بند کرے آنکھ اور گوش و زبان              ہر کہ را از خویش تن افتا کند              جس نے اپنے بھید کو ظاہر کیا              را از عشق خویش را محفوظ دار              را از الفت کو چھپانا چاہیے              گر تو داری جوہر عقل سلیم              تجھ میں کچھ بھی ہر اگر عقل و ذکا           </p>
---	--

### تخریص تعلیم پر توفیق عظیم

<p>             رہنما کے سوے رہت تو اجمال              راہ حق پانا بھی ہے دشوار تر              قرب باشی بہر وصلت و سلام              وصل جانناں سے الگ کی ہو جھلا           </p>	<p>             ایک بے تعلیم و توفیق کمال              فیض مرشد سے نہیں اگر کچھ اثر              طالب حق باطن تیا یا بی مرام              طالب حق ہو تو پائے مدعا           </p>
---	--

مشت خاک اور بھی سازد فنا  
مشت خاک اُسکو کرے ہجو رتر  
آب گرد و موجہ کامل شود  
آب کیا ہے موجہ کامل رہے  
از تہیہ دستی بسامانی رسد  
اُس کو خود حاصل ہو سارِ خسروی  
سازد سامانی برائے خویش گرد  
اُس نے اپنے واسطے سب کچھ کیا  
در حدیث پاک بہر اولیا  
کہہ گئے ہیں یوں براے اولیا  
چوں وقاما بنیائے سائقین  
ہیں شالِ ابنیائے سائقین

قطرہ از دریا اگر گرد و جدا  
ہو اگر دریا سے قطرہ دور تر  
قطرہ در دریا اگر حاصل شود  
قطرہ دریا ہی کے گرج شامل رہے  
ہر کہ در ظلِ جہاں بانی رسد  
سایہ سلطان میں جو پہنچے کوئی  
ہر کہ جہاں رافذیہ درویش کرد  
جو ہو القیم مرشد پرفت  
زین سبب فرمود ختم الالبینا  
اس سبب سے حضرت خیر الہورا  
اولیائے امت مابا البقیس  
یہ ولی امت کی میرے مابا البقیس

در جمال آئینہ دل تجلیات الہی دیدن و بر مطلع مراوت  
ولی رسیدن

دل بود گنجینہ ساز خدا  
دل ہی یک گنجینہ ساز خدا  
دل بود گنجینہ اسرار حق  
ہو یہ دل ہی مضمون مستور حق

دل بود آئینہ ساز خدا  
دل ہی یک آئینہ ساز خدا  
دل بود آئینہ انوار حق  
ہو یہ دل ہی راز دار نور حق

<p>دل بود نقش حصول مدعا  دل ہی ہے عکس حصول مدعا  دل اگر صاف است از لوث حسد  اور اگر دل ہو ضیا بخشش تمام  ایں دلت بہر خدایے بے نیاز  بہر حق ہی یہ دل بے کیف و کم  دل بود بینائی ساز رستمال  واقف راز ولی اللہ ہے  ہمچونے لبریز از اسرار دوست  مثل نے کسے جاہل اسرار ہی  بے گماں اوست مفرانہاں  ہی یہ راز کبریا کی راز داں</p>	<p>دل بود عکس جمال کبریا  دل ہی ہے عکس جمال کبریا  دل اگر پاکست از لوث حسد  پاک ہو اور صاف گردل کا مقام  ایں دلت بہ از حریم غرورناز  یہ تیرا دل ہو سر پریم محترم  دل بود دانائے راز پاستاں  بس یہ ہی دل ہو کہ جو آگاہ ہے  قلب درویشاں پر از انوار دوست  دل فقیروں کا پُر از انوار ہے  نے ہی باشند تہی اور انداں  نے ہی ہے پر تہی اسکو خجال</p>
--	--

## بیان اولیا را موجب اقرونی عز و جاہ شمر دن و سرمایہ اخروی بہ اتصال آل بر د

<p>وقت فراشت جان اولیا  تابع فرماں ہے جان اولیا  نیر بروج نقوش اولیا  ہیں ولی بروج نقوش کے قمر  حق ہی گویم ہمہاں حق اند</p>	<p>توجہ دانی عز و شان اولیا  تجھ کو کیا معلوم شان اولیا  گو ہر بروج نقوش اولیا  ہیں ولی بروج نقوش کے گہر  اولیا وابستہ شان حق اند</p>
---	---

اولیاء اللہ ہیں شانِ ظہور  
 اولیا نقدِ دکانِ مطلق اند  
 اولیا ہیں مایہ دکانِ خاص  
 اولیا را در گروہ مرد ماں  
 جنسِ افرادِ بشر میں سر بسر  
 اولیا عکسِ جمالِ ہیشال  
 اولیا ہیں نورِ حق کا پر تو  
 اولیا انوارِ نورِ احمدی  
 اولیا ہی نورِ حق کی ہیں چاک  
 اولیا مقبول و منظورِ حق اند  
 اولیا ہی قابل و منظور ہیں  
 جبرعہ مینوشند از جامِ است  
 ساغرِ توحید پیتے ہیں بجوش  
 ایں گروہ اولیا کے ذی عقول  
 ہیں گروہ اولیا کے ذی عقول  
 از عبادتِ پاک و طاہر پیشوند  
 یہ عبادت ہی سے ہیں نورِ بشر  
 بے ریاضت کس بحق و اصل نشد  
 بے ریاضت کے نہ ہو وصلِ خدا  
 بے ریاضت کس نہ گردد اولیا

سچ تو ہی ہیں یہی جانِ ظہور  
 اولیا سرمایہ دارانِ حق اند  
 ہیں خزینه دارِ فقر و احتیاج  
 ہرچہ خضرِ الوقت ابنِ الوقت اند  
 اولیا ہیں خضرِ وقت و راہ بر  
 اولیا آئینہ بدرِ کمال  
 ہیں یہ ہی آئینہ کمالِ بجا  
 اولیا اسرارِ روضہ سرمدی  
 اولیا ہی نورِ حق کی ہیں دیک  
 اولیا ممنون و مشکورِ حق اند  
 اولیا ممنون اور مشکور ہیں  
 از شرابِ معرفتِ مدہوش و مست  
 کب شرابِ وجد سے رہا ہیں ہوش  
 ریزہ چیں نعمتِ خوانِ رسول  
 ریزہ چیں نعمتِ خوانِ رسول  
 از عبادتِ نفس جو ہر پیشوند  
 یہ عبادت ہی سے ہیں رخشاں گہر  
 نے ریاضت مدعا حاصل نہ  
 بے ریاضت کے نہ ہو کچھ بھی بھلا  
 بے ریاضت کس نہ گردد باصفا

<p>ہونہ یوں پر ہینر گار و مستحق          سچو خواب خور دن اہل ہوا          کب ہر مثل خوابش اہل ہوا          فکر و ذکر حق و آستان بود          ذکر ہر اللہ کا ان کی دورا          محرم راز جناب کبریا          واقعہ راز جناب کبریا</p>	<p>بے ریاضت کے ہنر ہر گز ولی          نے خور و خواب مجاہد خدا          ان کا سونا اور کھانا بر ملا          بہر حفظ جان غذا سے شان بود          جان کے رکھنے کو کھاتے ہیں غذا          ہست تائب ہیں گروہ اولیا          بے گماں تائب ہیں پیس اولیا</p>
---	--

دنیا بے دلی را بہر کام خویش بند آشتن  
 آب و پیار از مشقت خاک اپنا شستن

<p>ایں ہمہ رنگینی رنگ حیات          زیب زینت اور رنگ لاجواب          وہیں نگار گنبد گردون دہوں          گنبد گردوں کے یہ نقش و نگار          وہیں مکیں و لفریب ہر کمال          یہ مکیں اور ہر مکان و لفریب          جزیکہ چینے نیاید در نگاہ          جز خدا السال نہ یہ جن و ملاک</p>	<p>کے بماند نقش ویر بے ثبات          کبر ہے دنیا کا یہ نقش خراب          ایں وقار آسمان بے ستوں          آسمان بے ستوں کا یہ وقار          ایں زمین و صحت آباد جہاں          یہ زمیں اور اس زمین کی طرز و زیب          جملہ خواہد رفت برباد و تباہ          کب کوئی قائم رہے زیر فلک</p>
---	--

کب کوئی قائم رہے نہ بر فلک  
 تاکجا این رغبت خواب گراں  
 ہائے کینک رغبت خواب قضا  
 تاکجا وارستگی بے پناہ  
 ہائے کب تک اس طرح آوارگی  
 رانت دولت کہ برافراختگی  
 تنجواے مغرور دولت کیا علی  
 دولت دنیا ناست بہر آن  
 دولت دنیا نہیں ہے اس لیے  
 جملہ تعمیرات دنیا بے دلی  
 سب یہ تعمیر جہان پر دغل  
 مختصر کہ دو خراب و رانگاں  
 دم کے دم ہیں ہوں گے سب زیر زبر  
 گر خلافت شرع برداری قدم  
 ہونہ تنجواے شرع کی گرجستجو  
 مستی و آوارگی زمینہ نیست  
 مستی و آوارگی زیبا نہیں  
 فخر خاندان گر میکنی  
 کیوں غرور خاندانی ہے بختے  
 این نسب با فخر خاندان

جز خدا انسان نہ بدجن و ملک  
 تاکجا این خواہش حرم نہاں  
 ہائے کب تک خواہش حرم و خطا  
 تاکجا وارفتگی بہر گناہ  
 ہائے کب تک جرم سے بیچارگی  
 خیرہ برگشتی و سر انداختی  
 کبر و نخوت اور دنی ہو گئی  
 کہ شوی غافل ز اسرار نہاں  
 کہ تو اپنے بھید سے غافل ہے  
 چوں سُرپا وادی آہرنی  
 کھیل شیطانون کا سمجھو بر محل  
 مثل نقش آب کے نام و نشان  
 جز خدا کوئی نہ آئے کا نظر  
 رہ نیابی جانب بیت الحرم  
 کہیہ مقصود تک پہنچے نہ تو  
 رونق ناراستی تابندہ نیست  
 اسیں راہ راستی پیدا نہیں  
 کبر و سرداری و سر میکنی  
 نخوت زور جوانی ہے بختے  
 روز محشر جملہ گرد و رانگاں

یہ شب یا کچھ خیال خندان  
 یا کہ از سادات عظام است بس  
 ہو اگر کچھ سلسلہ سادات سے  
 تو چہ پنداری کہ مولانا منم  
 تو سمجھتا ہے کہ میں سولا ہوا  
 مولوی تاکہ قطب وقت بود  
 میرا مولانا کہ قطب وقت تھا  
 در کلام خود چہ مضمونے گفت  
 شنودی میں اپنی کیا اچھا لکھا  
 کار پا کاں چوں قیاس خود بگیر  
 کام نیکوں کا نہ تو مثل اپنے جان  
 کار پا کاں روشنی و گرمی است  
 ان کے ہر ایک کام میں ہو روشنی  
 پیش نفس خویش سر انداختی  
 تو نے نفس خیرہ سر کے سامنے  
 پشت پائے را بہیں بہرہ میں  
 دیکھ اپنے ہی ہر اک انداز کو  
 بدگمانی شیعہ اسلام نیست  
 بدگمانی کلب مسلمانوں کا کام  
 یاد دارم انہ کلام جانفزا

حشر میں ہو گا خراب و راگیاں  
 لاؤن الغام و اکرام است بس  
 بچ رہے گا حشر میں آفات سے  
 انہ ہمہ ذی رتبہ او لانا منم  
 سب زمانہ ہی سے بہتر اور بھلا  
 گوی بہت از ہمہ نیکیاں ربود  
 پیش دستی نیکیوں میں لے گیا  
 گوہر معنی بسکب نظم سفت  
 گویا لٹیوں میں ہے در سے بہا  
 نہ انکہ باشد در نوشتن سیر شیر  
 گر چہ ہو افراد جنسی بے گماں  
 کار و دناں حیلہ و بے شریعت  
 اور بدوں کے کام میں ہے تیرگی  
 حیف از دشمن سپر انداختی  
 کھول کر بتیار عزت رکھ دیے  
 سو خود میں جانب دیگر میں  
 خیر کے کیا دیکھتا ہے راز کو  
 سوئے ظنی موجب اکرام نیست  
 یہ نہیں ہو موجب توقیر عام  
 کہ کلام او بہر دردی دوا



مچکرو یاد آئی ہے پسند جانفزا  
 بگنڈرا نطن و خطاے بدگماں  
 یہ گمان بدبیراے بدگماں  
 تو کہ سیداری متاع آرزو  
 گاشن امیدیں رکھتا ہے تو  
 غنچہ بستہ بخند و گریباغ  
 یہ شرا غنچہ شگفتہ ہو اگر  
 گل شود گل نثار در رنگ و بو  
 گل بھی ہو اور وہ نہ سکے رنگ و بو  
 عطریں چوں گل صد برگ کن  
 چوں گل صد برگ نگہت چاہیے  
 سیل اشک گر یہ خود بند و فراخ  
 گر چہ سیل اشک دا منگیر ہو  
 جملہ میدانند از سیلاب آب  
 ہر یہ ظاہر کثرت سیلاب آب  
 لیکن ایں گریہ کہ اندر و فراق  
 در وقت سے جو توروے کہیں  
 کہ ہی گوی کہ از چشم نگاہ  
 چشم ظاہر ہیں سے کہ ہو یہ گماں  
 اے بدایکس شد ہمہ آئین تو

کیونکہ ہے یہ پند ہر دکھ کی دوا  
 ال بعض النظم انتم را بخواں  
 ہر گناہ بے پناہ و نئے اماں  
 غنچہ دل چوں گل نے رنگ و بو  
 غنچہ دل جہیں رنگت ہے نہ بو  
 بر دل گلچیں بختہ رنگ داغ  
 باغ میں گلچیں نہ پھر آئے نظم  
 بہ انداں گل سبزہ باغ حدو  
 اس سے اچھا سبزہ باغ حدو  
 گر یہ خندہ بہ پیش مرگ کن  
 گر یہ خندہ کی حالت چاہیے  
 ہچو جسرختہ تعمیر است کاخ  
 جسرختہ کی طرح تعمیر ہو  
 بیخ و بنیاد مکان گر دو خراب  
 دم میں بنیاد مکان کر دے خراب  
 سرزندہ داز و محراب و طاق  
 سخت بنیاد مکان ہو باقیں  
 من بنی بنیم مکان و جا نگاہ  
 کہ نظر آتا نہیں کوئی مکان  
 کو گشتہ دیدہ عن بین تو

اے بدائیں تیری نظریں اور نگاہ  
نہیں تار از غرور نفس خویش  
کیا فریب نفس سے سمجھا ہے تو  
حیف از علم تو جاہل بہتر است  
تجسس بہتر جاہل سفاک ہے  
علم گر بودی نہ بودی جاہلی  
علم گر ہوتا نہ ہوتا جاہلی  
کاہلی و جاہلی گر رود ہد  
کاہلی اور جاہلی گر ہو نصیب  
از نزول این بلائے ہم ناک  
آئے ہی سے اس بلا کے بے گماں  
دور کن اول غرور و خود سری  
دور کر پہلے غرور و خود سری  
گر ہمیں خواہی بدر بارش سری  
پہنچے کب در بار تک اے مدعی  
گفت مولاناے نادور شنوی  
مولوی نے شنوی میں یوں کہا  
آدمی را آدمیت لازم است  
آدمی کو آدمیت ہے ضرور  
تو کہ بودی قطرہ آب منی

ہو رہی ہیں احولیت سے تباہ  
کہ مرا علم است عقل سست پیش  
میں ہوں عالم مجھ میں ہی علم و علو  
کہ مرا در عقل و دانش بہر است  
کار دنیا میں تو وہ چالاک ہو  
فضل گر بودی نہ بودی کاہلی  
فضل گر ہوتا نہ ہوتا کاہلی  
کبر و نخوت جہل و غفلت بود ہد  
کبر و نخوت ہی رہے اُس کے قریب  
رفتہ رفتہ آدمی گر دو ہلاک  
ہی نہایت آدمی کو خوف جاں  
بعدہ این غفلت و جہل و خری  
بعدہ یہ غفلت و جہل و خری  
آدمی شو آدمی شو آدمی  
آدمی بن آدمی بن آدمی  
از دلیل عقل و برہان قوی  
انتہائے عقل سے با صفا  
عو در اگر تو نباشد بہریم است  
عو در میں گر ہو نہ ہو ہے پر قصور  
تک کن شہر این کبر و منی

ہے تو یک قطرہ مٹی کا اسے دلی ترک کر لے یہ کبہ و مٹی

## آزادی دنیا کی رسائی و از تعلقات با دنیا فاریغ گرداند

گر ترا آزاد بودن پیشہ  
تیری آزادی ہے آلہ و ایمی  
کے ترا آزاد بودن مشکل است  
کہ یہ آزادی رہ دشوار ہے  
ہر کہ از دست از اسباب خویش  
ہو اگر سامان دنیا سے جدا  
تو نشہ عقبہ ندارد گر ثبات  
تو نشہ عقبہ اگر اچھا بنا  
بت پرستی بت تراشی کے روتا  
بت پرستی بت گری اچھی نہیں  
ایں شنیدم مصطفیٰ یامر تقی  
مصطفیٰ کے ساتھ لیکر مرتضیٰ  
جا بجا دیدند در بیت الحرم  
جا بجا دیکھے بتان فتنہ گر  
گفت پیغمبر کے سفیر خدا

باش فارغ پیچ نے اندیشہ  
ریخ دنیا کا نہ دیکھے گا کبھی  
آئیکہ آزادی نشان منزل است  
طرز آزادی نشان یار ہے  
تو نشہ عقبہ ہی دار وہ پیش  
تو نشہ عقبہ کو پاسے بر ملا  
از عذاب جہنم کے باید بچا  
ریخ محشر میں اٹھائے بر ملا  
بت شکن بودن سزاوار است  
بت شکن ہوتا ہی بیشک فخر دین  
رفت رفند در حرم کبریا  
قصد بیت اللہ کا آگے لگ گیا  
ہیچو بچانہ بتان مرتسم  
بن رہا تھا بت کہہ سب حق کا گھر  
دیدہ باید خانہ رب العالما

ان بتوں کا دیکھ ہر سو جھکٹ  
 از بیان سنگدل لبر ز گشت  
 رفتہ رفتہ ان بتوں کا گھبرا  
 کعبہ را از کفر و یرانی کفر  
 صاف بہت سے کروں بیت الحرم  
 بانگ بر زود بخو مخزون و ملول  
 بت علی نے ایک نعرہ سر کیا  
 بہت ایں بانیہوت بر ملا  
 کس سے اٹھ سکتا ہوں گردوں قفار  
 مرقضی آمد بہ دوش آں بنی  
 بہت سنگیں علی نے بت کیا  
 کفر شد آخر ذلیل و مستمند  
 کفر بھی آخر ہوا خوار و ذلیل  
 کفر از جوش جنوں آوارہ شد  
 کفر سب اس علم سے آوارہ ہوا  
 مدح سچ صاحب لولاک شد  
 نقشہ پیرا مصطفیٰ کا ہو گیا

یوں کہا حضرت نے اسے شہیر خدا  
 کفر با اسلام چوں آمیز گشت  
 کفر جب اسلام کا منظر ہوا  
 تو یا بڑا نہ جو لانی کسٹم  
 آ کہ میرے دوش پر رکھ کر قدم  
 چوں علی اندہ پائے آن رسول  
 مصطفیٰ نے جب قدم اپنا رکھا  
 گفت بار تو نہ بردارم رجاء  
 یوں کہا تیری نبوت کا یہ بار  
 چوں خمیدہ شد رسول اندوی  
 بت بنی نے دوش اقدس پر لیا  
 جملہ بت ہار از جاے برگند  
 اپنی جا سے بت ہوے جب سخیل  
 بریزیں افتاد بہت پارہ شد  
 بت نہیں پر جو گرا پارہ ہوا  
 کعبہ از دست نصرت پاک شد  
 ایک دم میں پاک کعبہ ہو گیا

تنبیہ  
 خطاب بہ نفس

نو کہ داری در حیریم کبریا  
 اے اپنے دل میں کیوں رکھتا ہے تو  
 چوں برہمن بت پرستی میکنی  
 چوں برہمن بت پرستی کا یہ حال  
 ایں تباں از کعبہ دل دور کن  
 کعبہ دل سے بتوں کو دور کر  
 در حیریم کعبہ دل بہر از  
 تیرے دل میں یہ بھرا اسرار ہی  
 قریب ہی اقبلا س نور کن  
 قرب حق کو نورایاں چاہیے  
 وسعت و آبادی ایں خانہ  
 وسعت و آبادی دل اے غنی  
 اے دل ناحق پسند و بجزد  
 اے دل ناداں بہت افسوس ہو  
 رنگ حسرت می برد از روئے تو  
 تیرے چہرے سے اڑ حیرت کا رنگ  
 دیدہ حیران تو از خود سری  
 حال یہ کچھ دیدہ حیراں کا ہے  
 از قریب عکس ظاہر تا فشر د  
 جو رہے گا محو عکس ظاہری

صدمت ناحق شناس و نارد و  
 ان بتان سنگدل کی آرزو  
 پہنچو شیخ خیرہ دستی میکنی  
 ہی بظاہر ایک شیخ نے مثال  
 ساکن ایں کعبہ را مسرور کن  
 ساکنین کعبہ کو مسرور کر  
 آمد آں ذات خداے بے نیاز  
 زینت افزا ذات ہے اللہ کی  
 خانہ ویران خود معمور کن  
 خانہ ویراں کا سا ماں چاہیے  
 بہتر و افزوں ز صد ویرانہ  
 سیکڑوں ویرانیوں سے ہی بھلی  
 تاکجا مایل بسوئے کار بد  
 ایسے بد کاموں سے کیوں مانوس ہو  
 طاق لسیاں گشت ہزار روئے تو  
 طاق لسیاں ہو گئی ابروئے تنگ  
 صورت آئینہ اسکندری  
 آئینہ اسکندر دیشاں کا ہے  
 راہ سوئے عالم معنی نہ برد  
 راہ باطن کی نہ دیکھے گا کبھی

ایک میرفتی بظاہر درجہ  
دوست سے ظاہر ہیں ہے ربط و وفا  
از تباہ نگدل رسم وفا  
ان بتوں سے رسم و راہ دلبری  
جنس میل جنس دار و بگیاں  
تو مسلمان ہو کے کیوں رکھتا ہر میل  
ایں مسلمان مئی آپہ بکار  
یہ مسلمان نہیں ہے کام کی  
کفر قریب خاص کے پیدا کند  
کفر میں کب قریب ہے الشکر کا  
کفر گر بودے طریق راستاں  
کفر گر ہو با طریق راستی  
چوں شعیہ گرے بازی گری  
مثل باز پیکر کے اے مرد گدا  
شعبہ کہ چرخ نیلی قام بود  
چرخ تھا بازی گری میں طاق و فرد  
کس نیا سودہ نہ پیر آسماں  
زیر گردوں کون راحت سے رہا  
آں منوں کن تاکہ ماند پیر پا  
ایسی بازی کہ کہ جوت نام رہے

لیکھ سستی قابل بیت ا لضم  
لیکھ ہر دشمن کی جانب رخ ترا  
کس ندیدہ اندر میں بتھا ہنا  
کس سے اس دنیا میں دیکھی ہو ذری  
تو مسلمان پس چرا افس آں  
بت پستی بھی کیا لڑکوں کا کھیل  
کہ کفر و بتلکہ داری قرار  
ہر کبھی نہ نڈا اور گاہے متقی  
بلکہ یار خویش را رسوا کند  
منزلوں تک بعد ہی اس راہ کا  
کے بردن چنے ز چشم پاسبان  
خود بتوں ہی میں نہ ہوتی کجروی  
ہمت اہل تماشا میری  
بازیاں سب کو دکھاتا ہے سدا  
تو نہ پیر کہ نہ سبقت می رہ بود  
تو ہو اس پیر کہ نہ سے بھی مرد  
تانا پیر شعبہ را بہر ناں  
بہر دنیا شعبہ کام آکے کب  
سود بردار د از و ز جزا  
قائد اس کا تختے دایم رہے

کے پسند و قلب مرد با خدا  
 ہوگی کب مقبول پیش ہر ولی  
 شعبہ را خوب و زیبا بنگری  
 خوب اس دنیا کی نہ بیانی نہ جان  
 زود آئی در حرم کبریا  
 جلد ہو جائے بخجے وصل خدا  
 گفت بہر طالب لبے شیخ و صبی  
 کہہ ہے ہیں کیا ہے شیخ و صبی  
 تا نیفتی چوں حسین اندر بلا  
 دے نہ یوں منظور کے مانند جی  
 لے توئی روز جزا علامہ  
 ہی تو ہی و اں یک ولی با خدا  
 ہست در ہر کار ما غنچہ اریا  
 میری یگڑی اور بنی کا یا ہے  
 طرفہ سامانے برے جاں بدی  
 ہوں ترے سامان عقیقی متصل  
 کہ اندو باید نشان مجرمی  
 جس سے سبجاتا ہے سب عسبیاں کامر  
 جاں اگر داری سی روزی پشت  
 ہو اگر زندہ ولی ہو وصل آج

ایں فنوں کہنہ و فرسودہ را  
 یہ پُرانی ہے تری بازی گری  
 صورت چشم تماشا بنگری  
 تو تصور کو تماشا کی نہ جان  
 گر بسعی رہنما رفتی زجا  
 سعی مرشد ہو جو تیری رہنما  
 تو ندیدی مثنوی معنوی  
 کیا نہ دیکھی مثنوی مولوی  
 کور و گور آنہ مرد در کہ بلا  
 بنکے اندھا اور پہر اے غنی  
 حسن اعمالست گر در نامہ  
 ہے ترا اعمال نامہ گر بھلا  
 سید والا نسب سردار یا  
 میرا پیغمبر مرا سردار ہے  
 گر طبیب داروے درماں بدی  
 ہو اگر تجھ سے علاج در دلی  
 حفظ جان فرض است تو آدمی  
 آدمی کو جان ہی رکھنا ہے فرض  
 نزد جانال کے ہی بجان و تن  
 دل ہی مردہ ہو تو پھر کیا ہے علاج



<p> سکر تباں می نگر در جان خویش  گر نہ دنیا میں کیا عقبت کا کام  بازئی طفلانِ مکتب کشتی  بازئی طفلانِ مکتب کیوں ہوا  مثل لفظ بے دلیل و ناروا  مثل لفظ بے معنی بنا  گہ نہر دار ہی بغیر پتہ پاک نے  طاعت حق میں اگر ہے باہنر  جو ہر فرد است نگر داری ہنر  گو ہر کیتا ہے گہ سے باہر  بہتر من مازن و دلیل بر بولیت  گر نہ رکھے اہل دنیا سے عرض  در کلام خود پیر ہاں کثیر  شکوہی میں ابولیل بیتظیر  حل غرض آمد ہنر کشیدہ شد  جب عرض آئی ہنر کی متصل </p>	<p> راگیاں دادہ ہمہ سالانِ خویش  مٹ گیا اُس کا زمانہ ہی سے نام  پہچو حرف غیر مطلب کشتی  مثل حرف غیر مطلب کیوں ہوا  شد غلط مضمون حرف مدعا  کیوں غلط مضمون نیرا ہو گیا  بے ہنر درجے خود چالاک نے  خوکیں ہو پر نہیں تجھ کو خطر  دیگرے از آب جو ہر بہرہ دور  دوسرا بھی تجھ سے پاکے گا ضیا  با عرض بودن بہ طرز دلیریت  دور ہو سب سے ہری کا سب مرض  گفت مولانا بشعر بیتظیر  پند مولانا ہے اپنی دستگیر  صد حجاب از دل پر دیدہ شد  سوجا بول میں ہو نختی چشم دل </p>
---	---

طالب را از غدا بقیہ ترسانید  
و فرہید و پند را بیدان عالم بر رخ و و انید

تو نمی ترسی بنیسم تنگئی  
 قبر کی تنگی سے نہ جگو ڈنہیں  
 انصال او بلاے جان بود  
 قبر سے ملنا بلاے جان ہے  
 انتشارِ قبر بہرِ آدمیت  
 انتشارِ قبر بھی ہے بہرِ جاں  
 در روایات حدیث احمدی  
 یوں حدیثِ مصطفیٰ میں ہے لکھا  
 کہ معاذ با وقار و با ایں  
 تھے صحابی ایک کیواں بارگاہ  
 چوں جہان بے بقار اور گدشت  
 جب جہان بے بقار سے وہ گئے  
 دفن گشتہ آں ولی متقی  
 دفن جہدم وہ ہوئے مردِ میں  
 مصطفیٰ را دید بعد از انپاشتن  
 سب نے دیکھا بعد دفن مردِ پاک  
 چوں ز تسبیحی بہ تغیر آمدہ  
 جب ہوئے تسبیح سے فارغ جناب  
 وقت رفتن جلا پر پیدند زود  
 سب نے پوچھا وقت چلنے کے یہ حال

کہ بگورے گئے بود یکہ نگئی  
 ایسی بے خوفی بھی دیکھی ہے کہیں  
 انصال او بلاے جان بود  
 اور الگ رہنا بھی دور از شان ہے  
 ہر فشارِ قبر بہرِ آدمیت  
 اور فشارِ قبر بھی ہے بہرِ جاں  
 ایں شرح شد ہے شیخِ مومنی  
 اس روایت کا مشرح ماجرا  
 مستفیدِ صحبتِ سلطانِ دین  
 نام اُن کا تھا سعید نیک خواہ  
 حق ملائک را پئے توفیقِ شہادت  
 اُترے بے گشتی فرشتے چرخ سے  
 در مزارِ خلیش از دستِ نبی  
 تھے وہاں خود ہر وردِ نیا دین  
 ہانگ تسبیحاتِ خود دریاشتن  
 آپ نے تسبیح کی با صد تپاک  
 جانبِ آوازِ تکبیر آمدہ  
 کی ادا تکبیر با صد اضطراب  
 شورِ تسبیحات و تکبیر ہرچہ بود  
 کس سبب سے آپ پر گزرا ملال

<p>گفت پیغمبر کہ اے مردانِ راہ یوں کہا حضرت نے کہ مردانِ حق چوں فشارِ قبر دیدم متصل قبر نے اس کو دبا یا متصل لاجرم تسبیح گفتم بہر آں میں نے تسبیح مصرس جب کہی چوں مکر حزن تکبیرات خواند جب مکر میں نے تکبیریں کہیں اے اسیرِ دامِ حرص و سودمنی اے کب تک ہوگا بندِ دامِ حرص تا اگر دو مرگ شکل نہ ہر تو ہوگا یہ مرنا جب تک تج کو زہر خوگرِ عذرِ گہ شد دائم اپنے اس جرم و گنہ کا عذر کر</p>	<p>دفن چوں شد این معاف و نیکخواہ دفن یہ جہدم ہوا نہ یہ طبع شد قروں ترا اضطرابِ درد دل ہو گیا بے چین میرا پھر یہ دل کہ باندِ تنگی قبر جو اں قبر کی تنگی سے پائی مخلصی بس فشارِ قبر ازوے دور ماند دور اُس کی سب یہ تکلیفیں ہوئیں ترک کن ایں دعویٰ کبر و منی چھوڑ ناحق ہو رہا ہے رامِ حرص مرگ جبر و حیل باشد بہر تو مرگ کا پل کب بنے گا تیری لہر در حضورِ بارگاہِ کبریا بارگاہِ کبریا میں رکھ کے سر</p>
---	--

اظهارِ منازلِ فقر بہ دورانِ طلب و تلقینِ امرِ نجات

پے خوشنودیِ رب

منزلِ اولِ طلب

<p>منزل اول طلب را طمکنی حق تعالی کا کسیدن ہو وصال بندگی آزادگی بچارگی بندگی آزادگی بچارگی پایہ منزل دوم نہی</p>	<p>بہر قرب حق تو خود را پس کنی ہو طلب میں حق کے گریخ کمال اس طلب دار دے آوارگی اس طلب میں ہی بہت آوارگی گر تو قطع منزل اول کنی</p>
<p>منزل دوم</p>	
<p>بچھڑ خول جاوہ امید و ہم جس کے طمکنے میں ہیں سو سو بلا ہمت مرشد بود ہمراہ تو ہمت مرشد مگر ہمراہ ہو اے نیازاری دلے بہر دلے غیر کی امداد سے یاں کام کیا سرکشی او شود زیر و زبر سرکشی اس نفس کی برباد ہو مثل مجنوں وحشت و نفرت فزون مثل مجنوں کے رہے دل درد ناک بر فراخ طور او مسکین بود گویا کورہ طور پر مسکن رہے</p>	<p>منزل ثانی بود عشق عظیم دوسری منزل ہو عشق فتنہ زار رفتہ رفتہ قطع گرد راہ تو رفتہ رفتہ قطع یہ بھی راہ ہو بچھڑانہ قطع سازی منزلے بچھڑی میں طم ہو تیرا استا در رہی از بند نفس خیرہ سر قید نفس خیرہ سے آزاد ہو پہرین را چاک سازی از جنوں ہو قبا سو جا سے تیری چاک چاک نجد مثل وادی ایمین بود نجد اس کا وادی ایمین رہے</p>

<p>طی شود ایس منزلت پایاں کار طی ہو جب یہ راستہ خورشید ہو</p>	<p>سوئی عشق تو گرد و خضر وار عشق تیرا خضر کی مانند ہو</p>
<p>منزل سوم</p>	
<p>منزل عرفاں چہ راہ ہفت خاں مثل راہ ہفت خاں تکلیف دے قرب راہ منزل عزت کنی قرب راہ منزلت عزت کرے کہ در و معلوم گردد حال دوست اس میں محنت کا ہو سب معلوم حال</p>	<p>پیش آید منزل سیوم بد اں پیش آئے پیسری منزل سختی طی ہو عرفاں راہ بعد محنت کنی طی ہو عرفاں کو بعد محنت کرے منزل عرفاں بسبب خوف نکوست منزل عرفاں میں ہر رنگ جمال</p>
<p>منزل چہارم</p>	
<p>بہرہ دراز منزل چارم شوی ہونہ استغنا میں کچھ خوف و خطر</p>	<p>چل کے تکمیل استغنا روی منزل چارم میں ہو تیرا گزر</p>
<p>منزل پنجم</p>	
<p>تا شوی اندر ربط معنی شاد کام لطف کیا کیا معنوی میں ہے تو</p>	<p>بعد چارم جانب پنجم حرام بعد اس کے پانچویں میں آئے تو</p>
<p>منزل ششم</p>	

<p>معنی پنجم اگر گنڈا شتی پانچویں سے چھٹی میں اتصال چوں فنا گردی بد و رجاء وصل جب فنا کا کام ہو تخت کو نصیب</p>	<p>لطف از ذوق فنا برداشتی ہر کمال غیب سے ہو باکمال و اصل و طبع شوے از کام وصل ہو وصال داعی کے تو قریب</p>
---	---

### منزل ہفتم

<p>بعد رفتار ششم لطف بقا ہو چھٹی سے ساتویں کے جب قریب ایں بقا را از بقا اتصال اس بقا کو ہے بقاے داعی گو بقا و ایں فنا از ہم جد است ہیں بقا اور یہ فنا دونوں جدا</p>	<p>گر تو یا ملی کے سو از حق جدا بخت جاگیں اور یاد رہو نصیب ایں بقا را از فنا اتصال اس فنا کو ہے فناے داعی لیکن ایں از بیل الطاف خداست لیکن ان دونوں میں ہے لطف خدا</p>
---	--

### رہنمائے بجانب فقر نمودن

### وہمیانہ فقر از عقل پھودن

<p>ہر کہ دارد اتحاد را ستال ہر جو طالب راستی کو کہ قبول ہر کہ پوشد دلق درویشی پر از جس نے پہنا ہے فقیرانہ لباس</p>	<p>شد دلیل نیک بختی نیکیاں نیک بختی ہی دلیل فے عقول باید اور اجتناب و احتراز چاہیے اُس کو بہت خوف و ہراس</p>
--	--

مجتنب از صحبت اہل دول  
 اہل دنیا سے تنفر ہے ضرور  
 باش اول و شریعت استوار  
 رکھ نہ شریعت پر قدم کو استوار  
 درد و ادوار و دیگر حرز جاں بود  
 درد معمولی اگر ہو حفظ وقت  
 در نوافل وقت را ملحوظ دار  
 چاہیے نفلوں کا پڑھنا و مبدم  
 بندہ پیرے طلب کن اے فنا  
 جستجوے مرشد ذی آبر و  
 ہر چہ اولفقین کن در یاد گیر  
 تنجیکو جو مرشد کے تعلیم و پند  
 تو بجائے خویش دیوانہ مباحث  
 آپ ہی اچھی نہیں دیوانگی  
 باید این دیوانگی دیوانہ را  
 جاہلوں کو چاہیے دیوانہ پن  
 عقل علم دیں بیفرادہ ترا  
 علم دیں میں عقل سے آئے جملک  
 جو ہر علم از حرد مند ہی بود  
 ہو حرد مند ہی سے علم دیں قزوں

تا نباشد لغزش حسن عمل  
 تانہ ہو حسن عمل میں کچھ فتور  
 باجماعت پنجگانہ در گذار  
 باجماعت پنجگانہ کو گذار  
 ترک کردن باعث حصیاں بود  
 چھوڑنا اُس کا گنہگاری ہے سخت  
 قلب را از ذکر ال محظوظ دار  
 جس سے دل میں یک مزا آئے ہم  
 پیر باشد تالیج امر خدا  
 کہ کہ جمہیں ہو شریعت و و بدو  
 نے فراموش کن بہ مثل با دیگر  
 چاہیے رہنا اُسی پر کار بند  
 عقل بربادار و بیگانہ مباحث  
 سیکھ علم و عقل سے فرزانگی  
 عقل باید صوفی فرزانہ را  
 صوفیوں میں چاہیے دینی پھین  
 انتہائے عقل می شائد ترا  
 عقل وافر چاہیے بے ریب و شک  
 نے بر مہر خوبی و چند ہی بود  
 کام کی دے زینت دنیا و دول

تو مشو ایمن نہ بازی جہاں  
 بازی دنیا سے تو بازی تکر  
 بازی رنگ زمانہ پہر آں  
 بازی دنیا سے دل ہی اس لیے  
 تو بچہ خود کن ایں بازیے  
 تو نہ اس بازی کو چوں شطرنج کھیل  
 احتیاج خویش را مخفی ہمار  
 تو ضرورت اپنی مخفی رکھ سدا  
 در کلام مولوی مایہ بین  
 دیکھ مولانا کی طرز و عظ و پند  
 آنکہ شیراں را کند روبہ مزاج  
 شیر جس سے دم میں ہو روبہ مزاج  
 طالب حق باشو بند حق نگسر  
 طالب حق ہنو بند حق کو مان  
 چوں زحق گشتی ہمہ جزا تو گشت  
 تو اگر حق سے ملے بلجائیں سب  
 گر طلبگاری طلب را پیش دار  
 نوجو طالب ہو طلب پر رکھ نظر  
 دیدہ ام و ز ذکر واذکار بدیع  
 طالبوں کے ذکر میں ہے بیگیاں

کہ پلنگ شیر گرد و بیگیاں  
 کہ پلنگ و شیر ہو یہ سر بسر  
 کہ تو دار دیدہ مردم نہاں  
 دیدہ مردم میں زینت خوب دے  
 کہ نہ بہر تو کنت و دساز یہ  
 مثل مہرہ تجھ سے کب رکھے یہ میل  
 کے بر آرد و خدائے کردگار  
 کون بر لاتا ہے جز ذات خدا  
 بہر بند طالبان گفت آں  
 طالبوں کے واسطے ہی کیا پسند  
 احتیاج است احتیاج آں احتیاج  
 ہو وہ بینک اس جہاں کی احتیاج  
 کہ برے ماحہ گفتہ خوب تر  
 یہ نصیحت مولوی کی ٹھیک جان  
 چوں زحق گشتی ہمہ جزا تو گشت  
 تو اگر حق سے پھرے پھر جائیں سب  
 حب در و دنیاں لعلت خویش دار  
 اور فقیروں کی محبت سر بسر  
 پند مولانا کے ماگرد و شفیع  
 پند مولانا شفیع طالبان



گفت حق اندر سفر ہر جا روی  
 کہتے ہیں بہر سفر جابے اگر  
 علم گرداری عیال با بد ترا  
 علم گرجن لئے دیا کرتے مسلسل  
 اس علم بہتر نہ حد حسن عمل  
 یہ عمل بہتر ہے ہر یک کام سے  
 پیروی سنت احمد بن  
 سنت احمد کی کہ تو پیروی  
 خلق و اخلاق و کیمانہ بکیر  
 خلق و اخلاق کیمانہ کو سیکھ  
 رہروان راہ تسلیم و رضا  
 رہروان جاوہ امیر و ہم  
 دیدہ ام از دیدہ دل بیشتر  
 سیرت خیر البشر میں بار بار  
 کہ بہر دور و کثافت را  
 کہ جناب مصطفیٰ کے لطفت سے  
 چوں ہے اصحاب و پیروں تسلیم و  
 ہر صحابی نے لیا اک اک عزیز  
 لیکن یک آوارہ و دیگر کار بود  
 لیکن یک آوارہ و دیگر کار تھا

با کد اول طالب مردی شوی  
 پہلے دیکھے مرد حق کو ہر بسر  
 بے عمل بودن نمی شد بد ترا  
 بے عمل ہوتا ہی ہی بیشک ضلل  
 جوں عمل داری نمی افتد ضلل  
 یہ بجائے نقص و بد انجام سے  
 بہر فرط خلق زیبا کہ بکن  
 خلق ہی ہی عادت مرد و سخی  
 لطف و اشتیاق فقیہانہ بکیر  
 لطف و اشتیاق فقیہانہ کو سیکھ  
 ترک کے سازند خلق و بدل را  
 ترک کرتے ہی نہیں خلق عظیم  
 در کتاب سنت خیر البشر  
 میں لکھا ہے یہ نادر و اقصا  
 چند کس رفتند از رسم نیاز  
 آدمی کچھ آپ کے ہماں ہو سے  
 جملہ را یاران اول تسلیم کو  
 کیونکہ تھی وہ صاحب عقل و تہیز  
 کہ بہ ہدکاری بسی عیار بود  
 سخت کا قمر تھا بڑا عیار تھا

مفسد و برکتہ بخت و بد سیر  
 سخا منادی اور عادت کا بُرا  
 پہچکس اور ایہ جہانی نہ بُرد  
 اُس کو ساغنا اپنے نہ کوی لے گیا  
 از رہ الطاف و اخلاق و عطا  
 آپ نے از راہ الطاف و عطا  
 نان بدار و چاہے داد اور اجازت  
 وے کے کھانا اور جگہ آرام کی  
 چل شب آمد اندرون حجر و شرف  
 رات جب آئی اُسی جا پر رکھا  
 اندرونش کہ خود آمد بروں  
 اُس کو اندر کر کے خود باہر ہوے  
 خفتن و بر بستر نراند و بول کہو  
 سو کے بستر پر کیا بول و بران  
 بہر توہین رسول بارگاہ  
 اُس شفیق نے بہر توہین رسول  
 مہلج رہ رفتہ بود آن تیرہ بخت  
 راہ تھوڑی ہی چلا تھا بد شکار  
 پاؤ آمد بدیر پاک نبی  
 پھر پلٹ کر جانب حجرہ گیا

بد خیال بد فعال و بد گھر  
 نیکیوں کا وہ کبھی عادی نہ تھا  
 در حضور مصطفیٰ ماسپر  
 خدمت سر داری ہی میں رہا  
 نزد سوسے حجرہ خود مصطفیٰ  
 اپنے ہی حجرہ میں دی رہنے کو جا  
 بے گناہ لطف کہ یہاں بسات  
 اُسکو بہر خواب راحت خوب دی  
 بہر تاکس بستر خود برگاشت  
 اور اپنا ہی بچھو نا دیدیا  
 تاکہ او بایہ قرار وہم سکوں  
 صرف کارِ خاص وہ سرور ہوے  
 بس بروں حجرہ شدال پیر اثر  
 اور گیا حجرہ سے وہ برگشتہ ساز  
 او نہادہ برست بارگناہ  
 معصیت کو کر لیا دل سے قبول  
 کہ وہ ایسا آدمہ شمشیر دست  
 کہ اُسے یاد آئی تیغ آبدار  
 این عجب دیدار بس عذر قوی  
 اُس نے دیکھا ایک نادرا چہرا

کہ ز دست خود حضور کائنات  
 ہاتھ سے اپنے وہ فخر خیرہ خاک  
 منفل گشت و ذلیل و خوار شد  
 دیکھ کر اس کو بہت نادم ہوا  
 جوں بد بدایں رسم و این آئین دیں  
 جب یہ دیکھا طرز دین مصطفیٰ  
 باز یاد آمد ز خلق مصطفیٰ  
 اور عہد مصطفیٰ ہی کے قریب  
 کہ بزور حضرت خیر الانام  
 وقت میں حضرت کے بے جنگ و جدال  
 کیاں آواز و بیگانہ وار  
 جتنے کئی تھے خزاری ہو گئی  
 حکمرانہ سردار کہ رفت رفت  
 حکمرانہ سردار کہ بھی گیا  
 نہ وجہ اش باو بگفت اخیر ہر  
 اُس کی زوجہ نے کہا او خیرہ سر  
 اسے پیادہ جدت سردار دیں  
 آ کہ تجکو پلوں حضرت کے پاس  
 تو مئی دانی کہ این را ہدا  
 تو سمجھتا ہی نہیں یہ راہ حق

جامہ می شنوید از بہر نجاست  
 بستر ناپاک کو کرتے تھے پاک  
 با ادب پیش شہ خاں شد  
 بہتر اسی سے حضور شد گیا  
 او مشرف گشت از دین مبتیں  
 دیکھتے ہی وہ سلمان ہو گیا  
 یک روایت نا درونیکو ہوا  
 یک روایت یاد آئی ہے عجیب  
 فتح شد از دست او مکہ تمام  
 فتح مکہ ہو گیا بے قتل و قتل  
 کر دسویں گوشہ صحرا فرار  
 باد یہ پیائی خواری ہو گئی  
 جانب دریا بغزم رخت رخت  
 جانب دریا کہ کتا ہو رہا ہزار  
 پنجہ چوں گشتی از باہنر  
 کیوں نہیں رکھتا ٹھکر کی خبر  
 تا ترا تلقین کند راہ نقیہ  
 کہ نہ آے دل میں کچھ بیم و ہراس  
 بہتر از صد بادشاہی برلا  
 سیکڑوں شاہی پہ رکھتی ہے سب

کہ در راہ راستی ہر س براہ  
 راہ اچھی اور سیدھی جو چلا  
 عکرمہ گفت اے نیکو خلق شناس  
 یوں کہا اُس نے کہ سُن اے بے شعور  
 وادم اور سخت درِ دوزِ حمتی  
 میں نے اُس کو سخت ہی تکلیف دی  
 اس شہیدِ گفت بہرِ صلح نیز  
 اُس کی عورت نے کہا سن اے غریب  
 شاہ بابر یا رحیم است و رحیم  
 شاہ جن و انس تھے ہمہ پر رحیم  
 عکرمہ ہمراہ اکوشت بہرِ کار  
 عکرمہ آیا درِ سلطان پر  
 شاہ والا از رہ لطفِ عظیم  
 شاہ نے از راہ الطاف و عطا  
 نزد خود اور بخواند اکر ام کرد  
 لطف سے اپنے بلایا اُس کو پاس  
 اولِ صدقِ دل رفیق و یار شد  
 وہ بصدقِ دل ہوا شہِ کارِ رفیق

اے میرا گشت از لوثِ تباہ  
 وہ الگ دنیا کے جھگڑوں سے ہوا  
 تو نہی ترسی زریجِ بیقیاس  
 کیلئے تجھے ظاہر نہیں میرا قصور  
 کے کندہ برین نگاہ ہے رحمتی  
 کب کر یگا مج کو زحمت سے بری  
 ایں بہ رسمِ در راہِ دینِ آفرینہ  
 یہ نہیں ہی رسمِ دینِ با تمیز  
 کہ خدا در خلق اور گوید عظیم  
 حق نے فرمایا ہے خلقِ اُس کا عظیم  
 بادل پر در و چشمِ اشکبار  
 مائلِ شور و بکا با چشمِ تر  
 عفو کرداں جرم و عصیانِ قسیم  
 عفو اُس کا جرم مجید کر دیا  
 طرفہ طرفہ شفقت و الغام کرد  
 اور کیا الطاف اُس پر بیقیاس  
 بعد ایاں نبوس و غنوار شد  
 جانِ تثارِ خاص مانند شبنم

دیگر

یاد آمد نیز از عہد کرم  
 اور یاد آیا بنی کے وقت کا  
 بود در شہر بن مرو عین  
 تھا میں ہیں ایک مردیت پرست  
 شعر میگفتی یہ تو ہیں رسول  
 شعر کہتا تھا مذمت میں سدا  
 مونسائ پیش پیغمبر و ادخواہ  
 سب مسلمان کے پیش مصطفیٰ  
 مصطفیٰ فرمود از بریدہ تیغ  
 تھا مسلمانوں کو یہ حکم حضور  
 اخوی او صاحب ایمان بود  
 اس کا بھائی صاحب ایمان تھا  
 گنہ روزی از برادر اے احی  
 یوں کہا بھائی سے اکبر اے احی  
 جملہ یار ال بہر تو ہر سودا  
 سن کے تیرا حال و فکر بد فحاش  
 گر پیاب در حرم مصطفیٰ  
 حاضری دربار کی گر ہو نصیب  
 شاعر آمد پیش پیغمبر نشست  
 حاضر آبادہ محمد کے حضور

طرز اخلاق رسول محترم  
 جگہ ایک نایاب و نادر ماجرا  
 شاعر بے آبرو برگشتہ ہیں  
 غرق بحر کفر میں خوت میں مست  
 ناسر لودی بہ نزو ذی عقول  
 تھا بہت نالائک و نا آشنا  
 جملہ می آئند ہر شام و بگاہ  
 شکوہ جور و ستم کرتے سدا  
 قطع باید کہ درفش بیدریغ  
 کاٹنا مغرور کے سر کو ضرور  
 لائک صد لطف و صد احسان بود  
 لائک اگر ام اور احسان تھا  
 تو مئی ترسی ز اصحاب بنی  
 بچ دیں گے تجھ کو یار ال بنی  
 بہر تقیش مال تو رواں  
 ہو رہی ہے چار سو تیری تلاش  
 عفو فرما ید ہمہ جرم و خطا  
 ہو بلا شک عفو و رحمت کے قریب  
 نادم از اقوال و از اشعار  
 اور بہت رویا جو یاد آیا قصور

گفت اے سردارِ سلطان ما  
 یوں کہا تو ہے ہمارا بادشاہ  
 شاعرِ باشندہ شہرین  
 جو میں کا شاعرِ ناچیز ہے  
 گفت پیغمبر کہ آں مردِ لیتم  
 شہر کے فرمایا وہ مرد بے حیا  
 اوٹنید و گفت اے سردارِ  
 سن کے بولا آپ ہیں دیں کی پناہ  
 خواہ مار آتشِ فرقت بہر  
 مار یا کہ مجھ پر رحمت کی نظر  
 شاہِ مارِ شاعرِ اکرام کہو  
 آپ نے اُس پر کیا لطف و عطا  
 او مسلمان شد نہ راہ اعتقاد  
 وہ اُسی دم پھر مسلمان ہو گیا  
 از کلامِ شاعرِ غزل گزین  
 اس کے مضمونِ محبتِ خیر سے  
 پو پو پو پو گفت اے مردِ عزیز  
 پو پو پو پو کہ اے مردِ دیں  
 سپاہِ پیغمبر کے ذی اعتبار  
 پو پو پو پو کہ اے پاک دے

اے دل و دیں من و ہم جان ما  
 اور ہماری سرِ مصیبت کی پناہ  
 کہ بیاید اوچہ یا بد بہرِ فن  
 کیا سزا اُس کے لیے تجھ پر ہے  
 کہ بیاید سرِ ہی ساندِ دمِ دینم  
 یاں گراے سبز بھی ہوتن سے جدا  
 سرِ نہادِ دم نہ پر تیغِ بالیقین  
 سرِ مرا ہی نہ پر تیغِ بادشاہ  
 منِ فرزانہ تہ پیچم کاہ سر  
 حکم سے تیرے نہیں پھرنے کا سر  
 بیکار دے غزلینِ را الغام  
 وہی اُسے اپنی رد اے بے ہیا  
 شعرِ اندرِ مدح گفت اندرِ داد  
 بیک قضیہ لغتِ احمد میں لکھا  
 راہنی و خوشنود شد سلطانِ دلیا  
 سرورِ حق راہنی اور خوشنود ہو گئے  
 ایں رد امارا بدہ بہرِ تمیز  
 یہ رد اچھ تیرے مطلب کی نہیں  
 کیسہ دینا رتا آید بکار  
 کیسہ دینا رتا آید مجھ سے ملے

گفت گریج جو اسر صد ہزار بولا اگر تو درج گوہر لاکھ دے من بجائے اونیک تارے دہم میں ندوں یک تار بھی اس کا بھی	سید ہی مارا منی آید بکار وہ مرے دنیا میں ہیں کس کام کے گر زقید ہستی خود وار ہم جائے گر اس کی عوض میں جان و جی
---	--

عالم ارواح و اہل عالم اجسام آشکارا کردن و علوی را

بمیان عالم سفلی اظہار

ایک در قندیل عرش عز و ناز تھا کبھی قندیل عرش و ناز میں گاہ بودی مقتدا کے کائنات تھا کبھی تو مقتدا کو بین کا گاہ بودی منظر ذات احد تھا کبھی تو منظر ذات احد گاہ بودی ہمسر گروہیاں تھا قشتول کا کبھی تو ہم سبق گاہ بودی در حریم بیا	گاہ بودی محرم رہز و نیاز تھا کبھی ہرہار میں انداز میں گاہ بودی پیشوا کے شش جہا تھا کبھی تو پیشوا ثقلین کا گاہ بودی مصدر ذات احد تھا کبھی تو طرز احد کی ادا گاہ بودی متصل کون و مکان اور محفل کا کبھی رنگیں و رون گاہ بودی در جو ارمطفا
---	--

تھا حیم محترم میں تو کبھی  
اور کبھی لونہنی کی روشنی

گاہ بودی مضمر اہل یقین  
 تھا کبھی تو مقبول کا ہم خیال  
 این وجود انبیاء مرسلین  
 انبیاء مرسلین کا یہ وجود  
 این وجود اصفیاء باصفا  
 صوفیوں کا یہ گروہ باصفا  
 جملہ ہم جنس جلیس عصر بود  
 عالم ارواح میں ہے سرسیر  
 انبیاء مرسل و مقبول کرد  
 ہو گئے سب انبیاء مقبول رب  
 توفیقاری یاد عہد خویش را  
 تو نے اپنا قول بے وقت کیا  
 با تو آقلے تو چہ انعام کرد  
 تجھ سے آقائے ترے کیا کیا کیا  
 پس است ربکم بہر تو خواند  
 تھا الست ربکم تیرے لیے  
 صحبت با کان و ربط فی عقول  
 تربیت اور صحبت مردان دیں  
 تان سازی ترک این افعال بشت  
 تجھ سے چھوٹے گی نہ جنتک بکروی

گاہ بودی ہم خیال مقبلیں  
 اور کبھی اہل یقین کیسی مثال  
 این وجود اولیاء ہندیں  
 اولیاء مقبلیں کا یہ وجود  
 این وجود اتقیاء بے ریا  
 اہل تقوا کا وجود بے ریا  
 گوئے در میدان اجسامی بود  
 ہو گیا پھر جسم خاکی میں گذر  
 اولیاء مقبلیں و مقبول کرد  
 ہو گئے سب اولیاء مشغول رب  
 راحت و آرام و ہند خویش را  
 راحت و آرام سب غارت کیا  
 گوئے گوئے مشقت و اکرام کرد  
 ساتھ تیرا ہر مصیبت میں دیا  
 وعدہ قالو بلا از تو بماند  
 وعدہ قالو بلا بولے کیے  
 ہر دورا بر باد دوائی الفقول  
 محو تیرے دل سے دونوں ہو گئیں  
 کے رسی در منزل باغ بہشت  
 باغ جنت میں نہ جا کے گا کبھی



<p>طی نسا زنی منزل راہ نیاز  طونہ ہوگی تجھ سے یہ راہ نیاز  بے نیازی شیوہ اندازہ  نئے نیازی شیوہ اندازہ  بانیازی مرشد ابستہ  عجز مرد پر خطا کے واسطے  بے ادب نامن مثال بکروست  بے ادب بے عقل ہے واللہ  گفت تا در بہر تسلیم غنی  بے ادب کے واسطے اچھا کہا  بلکہ آتش ورہمہ آفاق زد  بلکہ غیروں کو بھی شال کر لیا</p>	<p>بے رضا کے کبریاے چارہ ساز  بے رضا اللہ کے اسے جلیہ ساز  اسے نیاز با دلیل نازما  عاجزی اپنی دلیل نازما  بے نیازی لائق رب العلا  بے نیازی ہے خدا کے واسطے  با ادب بودن دلیل بکروست  با ادب رہنا ہے کار ذی خرد  تو ندیدی در کلام معنوی  مثنوی میں کیا نہیں دیکھا لکھا  بے ادب تنہا فکر دی خویش بہ  بے ادب تر نہ تنہا بد کیا</p>
---	---

### اظہار معرفت

<p>از ملائک گوی سبقت برودہ  سب سے اعلیٰ ہوگا تیرا مرتبہ  معرفت آئینہ انوار ہا  معرفت آئینہ انوار غیب  معرفت گنجینہ وایسا زہا  ہو خدا سے پاک کا گنجینہ دار</p>	<p>گر بساط معرفت گسترودہ  معرفت کا فرش گر و لیکا بچھا  معرفت گنجینہ اسرار ہا  معرفت ہی مخزن اسرار غیب  معرفت آئینہ دار راز ہا  معرفت کا ہو اگر آئینہ دار</p>
---	--

معرفت سر پایہ خورسندی  
 معرفت ہی تو جوانی کی خوشی  
 معرفت تشہید را افزوں کند  
 معرفت تشہید کو افزوں کرے  
 معرفت اندازہ قرب خلیل  
 معرفت ہی باعث قرب خلیل  
 معرفت رنگ فریب را گل  
 معرفت رنگ فریب را گل  
 بے گماں عرش بریں شد منزلت  
 نئے گماں عرش بریں ہو تیری جا  
 روح باید کیف عیش سہری  
 روح پائے لذت لطف مدام  
 بے تکلف از خدا واصل بشوند  
 وصل سے اللہ کے واصل رہیں  
 عارفان منزل توحید را  
 ہیں جو عارف منزل توحید کے  
 طریقت نامنزل راہ صواب  
 تاکہ وہ واقف ہوں ہر یک راہ سے  
 توحید دانی اختیار نیک و بد  
 رستی اور کجروی میں کیا تمیز

معرفت باشد نشاط زندگی  
 معرفت ہی زندگانی کی خوشی  
 معرفت توحید را افزوں کند  
 معرفت توحید کو افزوں کرے  
 معرفت ہمیشہ امر جلیل  
 معرفت حکم خدا کی ہے دلیل  
 معرفت کشف جان جزو کل  
 معرفت ہی کاشف اسرار کل  
 نور و تاباں شود کہ پر دست  
 معرفت کا نور ہو کہ شمع ز ا  
 پاک گرد و داز خودی و پیچودی  
 پاک ہو کہ پیچودی سے پہر نام  
 عارفان معرفت کامل شوند  
 معرفت سے مرد عن کامل ہیں  
 عارفان حادۂ تہذیب را  
 ہیں جو عارف حادۂ تہذیب کے  
 رہنما سے از خدا باشند شتاب  
 رہنمائی اُن کو ہو اللہ سے  
 گزند اہری معرفت اسے پیچرو  
 گزند کے معرفت تو اسے غرینہ

توجہ دانی نیک و بد را آغوشی  
 جو نہیں سے نیک و بد سے آگوشی  
 فکر آں کن تاکہ اور ہمیر بود  
 فکر وہ اچھی کہ ہو رہمیر تری  
 فکر آں پناش ناشر مزدوست  
 فکر وہ اچھی کہ سمجھے رمز دوست  
 فکر کن درکار و بابر زندگی  
 کار و بابر زندگی کی فکر کہ  
 بہر جبر و اختیار حال خود  
 اپنے حال اختیار و جبر پر  
 این نئی پید تر اے ذی فنون  
 تجل و کب نہ پیا ہواے مرد خدا  
 پاک گشتن قرینش حاصل کند  
 پاک ہو کر وصل کا پایے مزا  
 گریباے درجوار رحمتی  
 سایہ اللہ میں آئے اگر  
 بارک اللہ درود را یافتی  
 ہو اگر درود را صافی نصیب  
 درود نازد در دماند مرد را  
 درود را اللہ ہے نہ پیاے مرد

لایق حسرت بود فکر توی  
 لایق حسرت سے تری فکر بھی  
 فکر آں بہ تاکہ او یا در بود  
 فکر وہ اچھی کہ ہو یا در تری  
 فکر مغربان بود ذکر دوست  
 فکر مغربان ہی پیرا ذکر دوست  
 فکر کن در اختیار زندگی  
 اختیار زندگی کی فکر کہ  
 خود بخود ہستی چہ اپا مال خود  
 آپ ہی کیوں ہوے کا نذر و نیر  
 پائمالی میکند کوب چنوں  
 یوں جو نہ پیا مال و حشت ہو گیا  
 درجوار رحمتش شامل کند  
 ہو نہ پیر سایہ فضل خدا  
 نے جنوں مانده نہ رنج ز رحمتی  
 بجھ سے رنج و غم رہیں پھر دور تر  
 بس جزا ز تن نعمتی روز تافتی  
 نعمت و صلت ہی یہ ہے عجیب  
 درود را اللہ شاکر مرد را  
 ہی یہ بہر لذت لٹاے مرد

<p>مردمی بے درد دل نایدیکار مردمی بے دروہے کس کام کی</p>	<p>درد آمد مردمی را پادکار دروہے ہی مردمی آرام کی</p>
<p>رنگ نیرنگے دنیا پریدن و خیال رنگینی تقا و رزیدن</p>	
<p>رنگ صورت رنگ یک رنگی گنید ایک معنی ایک مضمون بن گیا دیدہ کے ایں را بروں اندختی کب کسی کی آنکھ سے ہوتا عدول ایں زخود ہر رنگا ساندہوں اس کے گے سب کو ہی فکر گرینہ ہوش دار و ضبط ہر فریاد کن کب ہے اس رنگ میں فکر مہات طاق کعبہ گرد و ہر ابرو سے تو تیری ابرو طاق کعبہ ہوں بجا رنگ آں بہتر کہ ماند پائدار رنگ وہ اچھا کہ جو دائم رہے</p>	<p>رنگ نیرنگی چو رنگ پائید جب بقا سے رنگ نیرنگی اڑا گر تو رنگ پختہ را در ساختی رنگ پختہ تو اگر کرتا قبول رنگ عشق از جملہ رنگینی فضل عشق کی رنگت ہر رنگوں سے تیز رنگ نیرنگ زمانہ یاد کن خام اس دنیا کا ہی رنگ ثبات رنگ عزت گر بند از روئے تو ہاں اگر عزت کو کچھ دے دل میں جا رنگ آں بہتر کہ ماند برقرار رنگ وہ اچھا کہ جو قائم رہے</p>

کے شاندرنگ رنگ ساز  
 رنگساز کا سمجھنا ہے محال  
 مرکز رنگ رقیباں گشتی  
 ہی طریقہ مردم تبلیغ کا  
 پاداری محبت مسکینی  
 رازدار عشق جاناں ہو گیا  
 از ہمہ رنگ ز مانہ خوش است  
 ہی یہ سب رنگ جہاں سے پادار  
 قلب افردہ ز عشقش زندہ دار  
 رشتہ الفت سے دل مربوط رکھ  
 جان خود را سو پچاں دشتی  
 اپنی ہستی کو کیا خوار و تباہ  
 حب او ہرگز کن او خیرہ سر  
 اُس کی الفت میں نہ بن ماندر خن  
 بہر درد و غیشتن دریاں مخواہ  
 ہو معالج کب علاج نا صبور  
 کے برے زینت سامان بود  
 کب وہ بہر زینت سامان ہو  
 جلوہ فرماد یہ پیش ہر کیس  
 انیت کو تھا ہی عشت خاک سے

چوں بہر بند رنگ رو ناز را  
 گر نہیں رنگت کا کچھ تیج کو خیال  
 حیف ہرنگ نگہاں گشتی  
 رنگ تجھ میں ہی بھر انیس کا  
 گر نگہاں ہی رنگت مسکینی  
 گر نوشیج کا نگہاں ہو گیا  
 رنگ الفت گر ندیری بہتر است  
 رنگ الفت تو کرے گر اختیار  
 رنگ عشق خوش را پایزہ دار  
 اپنے رنگ عشق کو مضبوط رکھ  
 گر تخت سلیمان دشتی  
 گر ہوئی تخت سلیمان کی بھی جاہ  
 دولت دنیا اگر داری بسر  
 دولت دنیا ہوئی حاصل اگر  
 ہر چہ بجا نیست اورا جان مخواہ  
 جو فقاہر اُس سے کیا رغبت ضرور  
 جز خدا ہر شے بود بچان بود  
 جز خدا جو چیز ہے بچان ہے  
 آل خدا داری کہ عرش بریں  
 وہ خدا ہی جو کہ عرش پاک سے

روزی آید بہ پیش او لیا  
 ہے دل مومن میں اُس کا پر تو  
 فکر راہی کہ کنی مردان گیت  
 ہے دلیری کہ ہو منزل کی تلاش  
 اُس چنین ہے بروے مردیں  
 راہ ایسی چاہے مرد خدا  
 تو نہ پائی رضاے دوستی  
 بے رضاے حق نہ رکھنا یک قدم  
 خوش بود کہ دوستی از حال تو  
 بچھ سے راضی ہو اگر وہ بر مشکل  
 حسن اعمال تو مرزبند نزا  
 نیکیاں زیبا ہیں تنجواے فنا  
 سہ طے راضی شود از کام تو  
 بچھ سے خوش پیغمبرِ عبا ہوں  
 سر نہی کہ زیر فرمان خدا  
 تابع حکم خدا اگر تو رہے  
 بے تکلف سر نہا دن زیر تیغ  
 بے تکلف سر کو رکھنا زیر تیغ  
 اذن کشتن کہ وہ فرمانِ اوست  
 سہ استارہ قتل کا تیار ہوں

کہ قلوب المومنین عرشِ خدا  
 کہ قلوب المومنین عرشِ خدا  
 اندر میں رہے ایسی فرزان گیت  
 فکرِ عقیقی ہی بہ از فکرِ معاش  
 کہ نزا باشد عزیز و دلنشین  
 ہو جو تیری دلنشین و رہنما  
 ایں ہی نہ بد براے دوستی  
 یہ بچھے اچھا نہیں ہے پیش و کم  
 صلح کل گر وہ ہمہ اعمال تو  
 نیکیاں بن جائیں سب تیرے عمل  
 از طفیلِ اُم بر آید مدعا  
 نیکیوں سے تیرا نکلے مدعا  
 روز افزوں گرد دایں اگر ام تو  
 عزت و اکرام بہر شاہ ہوں  
 طرفہ باشد لطف و احسانِ خدا  
 لطف اور احسان ہوں تیرے لیے  
 بہر جانانہ ہی دارم دریغ  
 میں نہیں رکھتا ہوں مطلق ہی دریغ  
 کہ رہا ساز و دم قربانِ اوست  
 نخلصی کہ دے نشانِ باب ہوں

بخیہ ساز نہ ہر لباس پارہ را  
 جو کئے اپنے لباس پارہ کو  
 بلکہ لیس دامن ہستی بود  
 ہستی عفتی کا سب سامان ہی  
 بخیہ کردن کے تو اند سوئی  
 قابل تدبیر بخیہ ہے کہاں  
 کہ خطائے آں گرفتن خود خطا  
 ہی خطا ان کی صواب ہیشمار  
 طعنہ آں موجب کبر و منی  
 ان پر طعنہ ہی بعید ہر پاس  
 اس لہجہ در لباس معنوی  
 اس نصیحت کو بطرزد لہ با  
 میلش اندر طعنہ نیکان مرد  
 وہ کہے پھر طعنہ مردان پاک  
 دیدہ حیران سوئے خود گشت  
 دیدہ حیران ہو خود ز سب نظر  
 تو نمی داری نمائے وصال  
 کیا نہیں رکھتا ہی امید وصال  
 چہ دلیل ہست بہر ما قوی  
 ہنکو حجت ہی نہایت ہی قوی

چہ بود این بندہ بچارہ را  
 کیا ہی طاقت ہے کسی بچارہ کو  
 ایں نہ جیب ذلکہ دستی بود  
 کیا یہ کوی جیب اور دامان ہی  
 پس بگو ایں پارہ لیس تہی  
 پس سمجھ یہ لباس جسم و جاں  
 پردہ نیکان دیدن کے نسبت  
 بد سمجھنا نیک کو ہے ننگ و عار  
 طعنہ نیکان دلیل دشمنی است  
 طعنہ نیکان ہی رنج سے قیاس  
 گفت بہر ما چہ خوش شیخ الولی  
 کیا ہی مولانا نے فرمایا بجا  
 گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد  
 گر خدا چاہے کہ ہو پردہ ہی چاک  
 کہ فروغ روئے جانان جلوہ خشت  
 روئے جانان کی تجلی ہو اگر  
 پس چرا ایں دیدہ بستی از حال  
 کیوں نہ دیکھا خوبی حسن حال  
 تو ندیدی مشنوی معنوی  
 کیا نہ دیکھی مشنوی مولوی

آفتاب آمد دلیل آفتاب  
 پوچھتا کیا ہے دلیل آفتاب  
 توجہ داری این کل ماخوش شناس  
 دل ترا کیسا ہے اے نافع شناس  
 شکر کردن شکر گفتن بہ بود  
 شکر کرنا حمد کہنا خوب ہے  
 درنا سفتہ چو باد جوہری  
 جوہری گردِ درنا سفتہ کو کے  
 گوہر سفتہ بھی آید بکار  
 گوہر سفتہ ہے سب کے کام کا  
 شکر کردن گوہرِ حال سفتن است  
 شکر کرنا جان و دل کے آئے کام  
 گر نہ دنیا الفت بیجا کنی  
 ہو اگر دنیا سے حبِ دائمی  
 دل بنا بداد پیرِ نال را  
 دل نہ دے ہرگز زن مکار کو  
 گر نہ سازی ترک گم کن الفت  
 گر نہ چھوٹی کم محبت چاہیے  
 بہت دنیا جیفہ مردار وار  
 ہی بہ دنیا سخت مردار و خراب

چوں دلش آمد زوے رو متاب  
 روے عالم تاب ہی خود اس کی تاب  
 کہ نیار و برزیاں حرفِ سپاس  
 لب پہ آتا ہی نہیں حرفِ سپاس  
 در مردار بد سفتن بہ بود  
 مثل مردار بد کے مرغوب ہی  
 سفتہ گردانہ حکاک زری  
 وہ پرو کر کام کے لائق کرے  
 کہ تباہ فرق شدہ گرد قرار  
 ناج سلطان ہیں پاجاتا ہے جا  
 بہر تو ہر شکر نعمت گفتن است  
 شکہی سے ہو ترا ہر جا پہ نام  
 غر و شانِ خویش را رسوا کنی  
 نئے گماں ہو تیری عزت میں کمی  
 ترک کن این حسنہ احوال را  
 ترک کر اس قحبہ بدکار کو  
 تانہ بینی در فرائش کلفت  
 اسکی وصلت میں بھی نفرت چاہیے  
 طالب دنیا بود مردار خوار  
 طالب دنیا ہی پابندِ کلاب



گفت مولانا بریز و فریب  
 کیا ہی مولانا کا ہے طریقہ بیاں  
 اہل دنیا کا فران مطلق اند  
 کا فر مطلق ہیں سب اہل جہاں  
 اہل دنیا چہ کہیں چہ کہیں  
 اہل دنیا جتنے ہیں چھوٹے بڑے  
 ہمیت دنیا از خدا غافل ہو بدن  
 غفلت مولا ہی دنیا ہی کا نام  
 من گویم بہر تو اے بے نشان  
 تجھ سے کب کہتا ہوں میرا بے نشان  
 جملہ سامان ہا بہر ز خویش دار  
 جملہ رکھ سامان دنیا اے غریب  
 عاجزی و ذلت و افتادگی  
 بہر دنیا ذلت و عجز و نیاز  
 ہر کہ بر بادست در عہد شباب  
 کہ جوانی ہی میں تو ابتر ہوا  
 و اے برا عہد پیری دیدنی  
 ہاے دور عہد پیری آگیا  
 زور و طاقت رفت طاقت قلاں شد  
 یہ دلیری اور تری آزادگی

در کلام خویش بہر فکر زیب  
 مثنوی میں بہر مہر و طالع باں  
 روز و شب سوز و زرق و برق بن اند  
 یا وہ گوئی سے انہیں مہلت کہاں  
 لعنة اللہ علیہم اجمعین  
 راندن ہیں قعر لعنت میں پرے  
 لے قمار و فقر و فرزند و زن  
 اور یہ فرزند و سامان و غلام  
 کہ وہی بر باد سامان و مکان  
 کہ رکھ پاس اپنے سامان و مکان  
 ہاں خیال خمشین در پیش دار  
 ہاں مگر رکھ اس کے رکھنے کا ٹیمبر  
 بہر مرداں موجب بریادگی  
 ہی خرابی کا سبب اے حیلہ ساز  
 کار او در عہد پیری شد خراب  
 کام قابو سے ترے باہر ہوا  
 از توان و تاب سر پیچیدنی  
 تاب و طاقت ہو گئی تجھ سے جدا  
 در ضعیفی شہرہ آفاق شد  
 وقت عہد ضعف پیری ہو گئی

انچہ کردی درجوانی کردی  
 کر لیا جو کچھ جو انی میں کیا  
 زندگی جوں گوہر نایاب بود  
 زندگی تھی تیری دُور بے بہا  
 گوہر خود ریزہ ریزہ ساختی  
 تو نے موتی ریزہ ریزہ کر دیا  
 قدر گوہر مرد جو ہر دال کند  
 قدر گوہر جانتا ہے جو ہری  
 گوہر غلطاں پہ درجے داشتی  
 گوہر غلطاں کو پوشیدہ کیا  
 در ضعیفی عمر ماندہ شد تلف  
 اس ضعیفی میں ہی اسے مرد خدا  
 حبذا ایں گوہر رختاں ما  
 خوب ہی یہ گوہر رختاں مرا  
 اے خداے کار ساز کار ما  
 اے خدا تو ہے کریم کار ساز  
 طوطی روح جو سیر وازی کند  
 روح میری جبکہ ہو رحلت کریں  
 جادو بد شہر باز دی خویش  
 سستہ پیر باز دی رحمت پر بھٹا

راگماں ایں زندگانی کردی  
 ظلم تو نے زندگانی میں کیا  
 بلکہ از گوہر فروں تر آب بود  
 بلکہ تھی اس سے بھی افزوں تر ضیا  
 از جو اہر خانہ دور انداختی  
 کر لیا اُس کو خزانے سے جدا  
 قدر مر وارید کے پنہاں کند  
 اُس کے رتبہ میں نہیں رکھتا کمی  
 بدتر از خرمہر ما پنداشتی  
 تو نے اُس کا مرتبہ کم کر دیا  
 تو تیار ہی گوہر رختاں بکفت  
 تو نے موتی عمر ہی کا کھو دیا  
 حبذا ایں جو ہر تاباں ما  
 خوب ہی یہ جو ہر تاباں مرا  
 مشکشف گرداں ہمہ اسرار ما  
 کھول مجھ پر اپنا سب راز و نیاز  
 باز الطاف کو دمسازی کند  
 ہو ترے انعام و رحمت کے قریں  
 من نطل تو رسم از سببہ پیش  
 اپنے ہی سایہ میں رکھنا اسے خدا

<p>             لطف سازی از رہ لطف و عطا              تیری رحمت اور ترزا لطف و کرم              نے غم نے شکوہ دیرینہ              رنج و غم نے شکوہ لا انتہا              نے صحت کے لئے رداے نے قلق              غویٰ زبیبہ کو لوز نگاہ              نعمت دیدار حق بہر اُم              نعمت دیدار حق بہر سبق           </p>	<p>             جملہ عصیان و خطا ہائے مرا              محو کر دے میرا عصیان قدم              نے خطا ماندہ زخم سینہ              میرا جرم سخت اور میری خطا              نے حجاب نے نقاب نے شفق              یہ حجاب اور یہ نقاب بے پناہ              بہتر و افضل بود در خلد ہم              کچھ نہ باقی ہو رہے باقی ہو س           </p>
---	--

## اقطار اسطار از ابر نصیحت چکیدن و برداشن طلب غرت رسیدن

<p>             شد ز کفر بے محابا متصل              بچھ میں کیوں ہو منکر و کارنگ بو              کعبہ را بگذشتی بہر بتاں              کعبہ دل ہی سے نفرت ہو گئے              ایں خیال بت نمی شائد ترا              بلکہ راہِ بحر وی دکھلاے گی           </p>	<p>             ربط داری از بتاں سنگدل              ان بتوں سے ربط کیوں رکھتا ہو تو              دوست داری بت پرتاں را بجاں              بت پرستوں سے محبت ہے تجھے              دوستی بت چہ کار آید ترا              دوستی بت کی نہ کچھ کام آئے گی           </p>
--	---

باز دارد دوستی بت ز حق  
 دوستی بت کی کرے حق سے جدا  
 گزرتی تاجن شوی تاجن روی  
 ہو کے حق تاجن کرے تاجن ہو تو  
 راہ حق رفتن بسے نیکو تر است  
 راہ حق کی ہی نہایت خوب تر  
 گزرتی راہ راستی پیشہ کنی  
 راستی تو نے اگر کی اختیار  
 صدق باشد چارہ درو جگر  
 سچ ہی بیشک یک دواے درد دل  
 صدق گرداند ترا صدق المقال  
 سچ کرے سچوں کا تخت کو پیشوا  
 در حدیث الصدق سچنی بر ملا  
 یوں ہے مضمون حدیث مصطفیٰ  
 جملہ طاعات خداوندیہاں  
 بندگی حق کی بلا ریب و گماں  
 صادقان را در حریم او بدل  
 صادقوں کے واسطے پیش خدا  
 منزل اور مقام و جاے فی  
 منزل حق کی نہ چاہئے مقام

صورت ناخواندگاں خواندی وقت  
 آشنا کو بھی کرے نا آشنا  
 گزرتی حق روی با حق روی  
 ہو طلب حق کی تو پھر با حق ہو تو  
 اندہمہ کار زمانہ در سر است  
 اہل حق کے واسطے مرغوب تر  
 کے زہیم حشر اندیشہ کی  
 پھر نہیں اندیشہ روز شمار  
 کذب باشد رخنہ انداز نظر  
 جھوٹ ہی رخنہ گری کے متصل  
 کذب گرداند ترا کذب الخیال  
 جھوٹ ہی جھوٹوں کا ہو بس مقتدا  
 بہر کار کذب پہلک شد کا  
 کذب بارے سچ جلاے بر ملا  
 زیر کذب کا دباں گرد و نہال  
 جھوٹ سے جھوٹوں کے کم ہو اور نہال  
 حسن اعمال نیکوئی متصل  
 نیکوں میں آئے ہر ڈھب کا مزا  
 بہر او ماوے سر طبعے فی  
 بے نشان ہو اور نہ کچھ ظاہر کا نام

بے کسوں وازند بے جا قیام  
 کتب مقام اور نام سے رکھتے ہیں کام  
 نے بے نشان قربت ہمسایہ  
 منت خویش و یگانہ ہی نہیں  
 ظلی گستر سائے لطف خدا  
 لطف لطف حق نے کیا کیا کر دیے  
 میر سامانست سامان ازل  
 میر سامان ہی تو سامان غیب  
 ساز و سامان بہر اور گدوست  
 ہو گیا سامان عقیقی سب در دست  
 نے خیال راحت و آسودگی  
 اور نہ کچھ بہکے سے ہر رخ و طال  
 ہچو ماں گبر شکر اہ شد  
 مثل ماں کے وہی گمرہ ہوا  
 دوری امر و نہی ساز و خراب  
 دوری امر و نہی ہو مستحیل  
 امر و نہیش صورت یکذات شد  
 امر و نہی ان کے لیے یکذات ہو  
 رہتا بود نہ بہر مدعا  
 رہتا ہیں مدعا کے واسطے

بہر حال منزل عالی مقام  
 رہو الی منزل عالی مقام  
 بے نشان منت ہمسایہ  
 ان پہ احسان زمانہ ہی نہیں  
 سائے پر و غمت را بہر ملا  
 بے گماں پروردہ غم کے لیے  
 اے بد و منزل و دراز غفل  
 دو منزل ہی میں بے نقصان غیب  
 بہر فتن ہر کہ شد چالاک حقیقت  
 ایسی منزل پر ہوا جو کوئی حقیقت  
 نے گماں حجت و فرسودگی  
 راہ چلنے کا نہ کچھ ان کو خیال  
 ہر کہ از راہ ہوا پیراہ شد  
 جو کوئی اس راہ سے بے رہ ہوا  
 گمراہی و بہر ہی ساز و خراب  
 ایسی گمراہی کے خوار و ذلیل  
 چونکہ نفی حجت اثبات شد  
 چونکہ نفی حجت اثبات ہے  
 رہو ان بہر و احکام ہوا  
 بانے والے ہر اک احکام کے

ہر کہ خواہد رہنا ہے خویش را  
 رہنا جس لئے بنایا اپنا یار  
 بچر کے برسر منزل رسد  
 بچر کام اس منزل پکیا  
 ہر کہ فرمان خدا مبرا برگزید  
 جس نے کی حکیم نہ الکی پیروی  
 پاس خود در حد امکانی بدار  
 حد امکان میں قدم رکھ استوار  
 دیدہ بینا اگر بے نور شد  
 ہو کے بینا جو کوئی اندھا ہوا  
 کور کے بیند تجلی جمال  
 چشم نا بینا کو کیا جلوے سے کام  
 دوست گردا دی حد و خویش را  
 جس نے دشمن کو بنایا اپنا یار  
 دشمن دین میں جو خود اراستہ  
 دشمن دیں ہی نہ ترا وہ مدعی  
 دوستی سفلہ کے آید بکام  
 دوستی سفلہ کی کیا آتی ہے کام  
 تو مئی دانکہ یار کیستہ دور  
 تو سمجھتا ہی نہیں یہ یار بد

یار سنا ز عقل دور اندیش را  
 عقل ہی سے اُس نے رکھا کار و بار  
 گر بقرب اور سے تبدیل شد  
 شاذ و نادر ہی کوئی پہنچے گدا  
 او بر اوج منزل اقصیٰ رسید  
 منزل اقصیٰ پہ وہ پہنچے تسکینی  
 تا بامرج واجب آمد برقرار  
 تا ہو تیرا مرج واجب میں قرار  
 بے سرو و پتیاب و بے دستور شد  
 آپ ہی چاہہ ضلالت میں گرا  
 کے پردا و پر جناح ہم خیال  
 کب اڑے بازوئے افعیٰ پر تمام  
 کور سازی عقل دور اندیش را  
 عقل سے اُس نے نہ رکھا کچھ بھی کار  
 او برا ہی حق رسی کے یار نشد  
 حق رسی پر اُس کو کیا سعی قوی  
 او خود بہر تو قریب مدام  
 چاہتا ہے کب تر اقریب مدام  
 می نماید می نماید در دور سوز  
 دوستی کی ظاہر کرتا ہے کہ

در عبادت رنگ و زینبی می کند  
 اس تخلق ہی میں کرجاتا ہے نام  
 تانباشی ابتر و خوار و تنہا  
 تانہ آئے تیرے ایماں میں فتور  
 ربط و ضبط غلبہ داری در نگاہ  
 تاکہ تیرا مرتبہ قائم رہے  
 دور افتادی نہ راہ بہتر میں  
 راہ سے بے راہ ہوا پایاں کار  
 می نمائی عاجز و افتادہ  
 خوار ہو جائے گا تو اے حیلہ ساز  
 بے قصع شد ہمہ اعمال تو  
 نیکیاں بن جائے گا اعمال بد  
 یک روایت می نویسم متصل  
 سائے تیرے سناؤں بر ملا  
 از عروج سرور کون و مکان  
 عہد بہ خیمہ کی با صد زینب و شام  
 گر بر فتنی بہر قتل مشرکیں  
 جبکہ جاتا بہر جناب مشرکیں  
 یک جوان تیر دست و پہلو  
 عاقل و چالاک دست پہلو

اولسی ابلہ فریبی می کند  
 ہے اسی ابلہ فریبی ہی سے کام  
 دوستی پیدا کن از مردان راہ  
 دوستی مردان حق سے کہ ضرور  
 دوستی کن دوستی کن بہر چاہ  
 دوستی کر مرتبہ کے واسطے  
 دشمنی کر میگنی اسے کو نہیں  
 دشمنی تو نے اگر کی اختیار  
 چوں فتادی دور تر از جادہ  
 راہ سے گر پڑ گیا دور و دور از  
 گر نکو شد صورت اقوال تو  
 ہو گیا اگر نیک تیرا حال بد  
 بہر تمثیل خیال اہل دل  
 میں مثلاً اہل دل کا ناجرا  
 یک روایت یادم اید بیگماں  
 یک روایت یاد آئی بے گماں  
 بود رسم شکر دین متیں  
 ہے یہ رسم شکر دین متیں  
 نگہ فتنی از کیوں ہر مکاں  
 ہر مکان سے چٹکے لیتے یک جواں

یکہ و تنہا اگر بودے مکیں  
یکہ و تنہا اگر ہوتا کوئی  
شاہ بہر حفظ نیک خانہ  
سلسلہ ہر حال میں اخوت کا ہے  
بوسعدی عبد را خویشی و  
ساتھ اپنے عہد رحمت کو لیا  
پس رفت آل سرور دنیا و دیں  
پس گئے وہ سرور دنیا و دیں  
تعلیم اس پاس بانی ہا گرفت  
تعلیم نے اس کو مانا بر ملا  
بے حجابانہ زن اور ابدید  
اس کی زوجہ کو جو دیکھا بے حجاب  
گفت با او از زن صبا جمال  
اس کی عورت سے کہا اے مہ لقا  
ماچیں خواہم کہ در عقد مہیا  
چاہتا ہوں عقد تو مجھ سے کرے  
چوں تنید این گفتگو کے نیکن  
جب سنی یہ گفتگو کے نیک خو  
گفت عہد حضرت سلطان دیں  
یوں کہا عہد شہنشاہ زماں

او بانہ کے ہفتہ میں شاہ دیں  
وہ بخاتا لشکر دیں میں کبھی  
چوں یگانہ ساختے بیگانہ  
اسکو رکھتے پاس بانی کے لیے  
تعلیم را خانہ آئے اس پر  
تعلیم کو پاسیاں گھر کا کیا  
بہر خرب گروہ مشرکیں  
بہر خرب گروہ مشرکیں  
بہر حفظ خانہ رحمان برفت  
خانہ رحمان کی جانب چلا  
مرغ عقل پاسبان نو برید  
تعلیم کی ہو گئی حالت خراب  
گر سعید تو بود مقتول حال  
ہو شہید حال گر شو ہر ترا  
تا بر انداز و صالت مدعا  
وصل تیرا تاکہ مجھ کو لطف دے  
اشک حسرت بخت مثل آبجو  
یہ اٹھے اشک اس کے مثل آبجو  
لے فراموش کر دی بہر کیس  
کر دیا تو نے فراموشی بے گماں



تونہ بیداری کہ در روز جزا  
 کیا نہیں محشر کا کچھ معلوم حال  
 نیت بدرا نہ پر سدا کلام  
 نیت بد کو اگر پہنچے خدا  
 تو مٹی دانی کہ اُسے خیر الورا  
 ہی یہ قول حضرت خیر البشہ  
 از نظر اعمال ہاگرد خراب  
 بدنگاہی سے ہوں سب اعمال بد  
 واقعی چشم و لب و سوراخ گوش  
 چشم و لب کو تو اگر رکھے نگاہ  
 معنوی مبرا کے ہیں دلیل  
 مولوی نے حجت و برہان سے  
 لب بہ بند چشم بند و گوش بند  
 نوزبان و چشم و گوش ظاہری  
 حرف تلخ زن جو زیب گوش شد  
 اُس نے جب یہ حرف تلخ زن سنا  
 چوں بہ ہوش آمد سو صحرا برفت  
 ہوش جب آیا تو لی جنگل کی راہ  
 لغز فریاد و زاری برشید  
 اُس نے رونے سے نہ دم بھر دم لیا  
 بعد فتح جنگ قوم مشرکین  
 جب ہوئی مغرور قوم مشرکین

حاضر آئی در حریم کبریا  
 جائے جب تو پیش رب ذوالجلال  
 نوحہ عذر آری بہ پیش سب تمام  
 تو کہ بکا عذر کیا اُسے نے حیا  
 میں نظر ہا سہم ابلیس آمدہ  
 تیر شیطانوں کا ہے فعل نظر  
 از نظر اقوال ہاگرد خراب  
 بدنگاہی سے ہو قول خوب رد  
 در عمل داری مگر دیو پردہ پوش  
 ہونہ شیطان مجسم سدا راہ  
 گفت بہر سامعان قال و قیل  
 یوں کہا ہر شننے والوں کے لیے  
 گر بہ بینی سر حق برما بچند  
 رکھ تحفظ میں کہ سب ہوں منجلی  
 ثعلبہ از یم حق بیہوش شد  
 ثعلبہ بیہوش ہو کر گر پڑا  
 زیر ظل نخل جاے خود گرفت  
 اور بنایا نخل صحر اکو پناہ  
 جامہ صبر و شکیبائی درید  
 سب لباس صبر کو ٹکڑے کیا  
 واپس آمدت شکر سلطان دیں  
 واپس آیا شکر سلطان دیں

بہر تعلیم گروہ با صفا  
 فوج حق کے واسطے با صد ادب  
 از مینہ شاد و فرھاں آئند  
 پیشوائی کے لیے با ہر گئے  
 آل سعید عبد رحمان سر تافت  
 عبد رحمان نے بھی وال ہر چار سو  
 باز آمد اندرون خانہ  
 جب وہ آیا اپنے گھر میں با صفا  
 پس بروں خانہ آمد بیقرار  
 عبد رحمان مضطرب اور بیقرار  
 چوں بیاید دید و رباک گوشہ  
 آیا دیکھا ایک گوشہ میں کھڑا  
 گہ پریشاں گہ پریشاں پیشدی  
 وہ کبھی ہوتا تھا زار و منفعل  
 آفریں برگریہ ارباب حال  
 آفریں رونے پہ اہل دل کے ہے  
 بر صغیر عقل خود را سوختن  
 گر صغیرہ کا رکھے دلیں خیال  
 چوں سعید ایں حال بیتا بانہ دید  
 ثعلبہ کا حال جب آیا نظر  
 بعد تبلیغ سلام اہل دیں  
 پہلے رسم سنت خیر الورا

جملہ می ایشہ خویش واقربا  
 اپنے اپنے گھر سے جاتے تھے وہ سب  
 با عزیز واقربا ملحق شدند  
 اپنے اپنوں سے وہیں جا کر ملے  
 ثعلبہ راجستجو کرد و نیافت  
 ثعلبہ کی کی نہایت جستجو  
 از زبان زن شنید افسانہ  
 اپنی ہی عورت سے سب قصہ سنا  
 رفت و صحرایے لفتیش زار  
 آیا گھر سے جانب صحرا کے زار  
 آل احی خویش را بے توشہ  
 ثعلبہ کو مائل آہ و بکا  
 گاہ بخود گاہ حیراں پیشدی  
 بیقراری کے کبھی تھا متصل  
 آفریں برگریہ اہل کمال  
 آفریں رونے پہ ہر کمال کے ہر  
 مایہ رحمت بود اند و ختن  
 ہو قرین فضل رب ذوالجلال  
 بخودانہ پیش آں مرد و دید  
 سامنے اُس کے گیا با چشم تر  
 گفت چوں گشتی چنین را و غنیں  
 کی ادا بعد اُس کے پوچھا ماجرا

عقل و ہوشِ ثعلبہ آمد بجا  
 عقل رفتہ اپنی پھر آئی بج  
 مائل رہی نہ پر خاشے برکیں  
 رنج ظاہر کا نہیں رکھتا خیال  
 حیف برک و ابرہہ گفتار ما  
 میرے ہر اک کام پر افسوس ہے  
 نہ آنکہ ہستی مہدن لطف و عطا  
 کیونکہ ہے تو مہدن لطف و عطا  
 پس بطور پند ایں تلقین کرد  
 یوں کہا اُس سے کہ سن میرے احی  
 پیش صدیق امام التقیین  
 رد برو صدیق اکبر کے شتاب  
 نہ و صدیق معظم بہر سو  
 آئے صدیق معظم کے پہاں  
 ثعلبہ را از درِ عفو باز راند  
 ثعلبہ کو کمر سے باہر کر دیا  
 شد ز غیظ او دل پر کس و دہیم  
 دیکھنے والے بخیر ہیں رہے  
 از درِ فاروق و عثمان و علی  
 سب ہوئے پیرار و برہم ایک بار  
 بخود و بیابان از غیظ فرید  
 غصہ اصحاب سے بچیں تھا

از نو بد لفظ تعظیم ہوا  
 ثعلبہ نے جب سلام اُس کا کھنا  
 دید رحمانِ احی را ہمقریں  
 دیکھا رحمان کو کہ ہو آشفقہ حال  
 ثعلبہ گفت اے احی! با صفا  
 ثعلبہ نے یوں کہا اے نیک پے  
 عفو فرما عفو فرما جرم ما  
 عفو فرما میرا سب جرم و خطا  
 پس عید اور اسے تسکین کرد  
 مختصر پھر دے کے تسکین دلی  
 کہ بیا ہمراہ ما اے مرد دین  
 آج ہمراہ اے فرخ آب  
 مختصر رفتند ہر دو زود زود  
 مختصر دونوں ہوئے وال سے رو  
 چوں شنید ایں ماجرا بخود نماند  
 حضرت صدیق نے جب پایا  
 پس بروں رفتند با اسید و بیم  
 جلد دونوں وال سے باہر اٹھ گئے  
 ہر دو می رفتند از جرمِ خفی  
 ثعلبہ کا سن کے جرم آشکار  
 در حضور مصطفیٰ آمد سعید  
 عہد رحمان آیا پیش مصطفیٰ

چوں شنید آں رحمتہ للعالمین  
جب سنا حضرت نے وہ حال حق  
بے ادب تہا نگر دی خویش بد  
بے ادب پہ تو نے خود ہی بد کیا  
اے بروں شوا از مقام و جاے ما  
اس مقام و جاے باہر ہو کتاب  
از مدینہ قلب بریاں آمدہ  
شہر سے باہر ہوا روتا ہوا  
برد در یک گوشہ صحرا پناہ  
گوشہ صحرا میں لی اُس نے پناہ  
باخذ گفت اے خداے مائتوی  
یوں کہا اللہ سے میرے خدا  
بندہ خود را ز غم آزاد کن  
دے مجھے توفیق غم سے نخلصی  
تعلیہ چل کر آہ و زاری  
تعلیہ نے جبکہ کی آہ و بکا  
یگر بخشیش بخوش آمد کتاب  
چو شہر دور پاک حمت کو ہوا  
از تشفی گفت اے سلطان دین  
یوں تسلی سے کہا اے شاہ دین  
فعل اوس کے قابل نفوس بود  
جرم کب یہ لائق نفرین ہے

گفت اے پرستہ دین بتیں  
تعلیہ سے یوں کہا اے مدعی  
بلکہ آتش در سیمہ آفتاب زد  
بلکہ آہیں و یاس کو جلا  
ترک کن این دو این اقصاے ما  
ترک کر یہ شہر او خانہ خراب  
از مدینہ چشم گریاں آمدہ  
آنسوؤں سے اپنا منہ دھونا ہوا  
تعلیہ با حسرت و افسوس آہ  
دل میں تھا افسوس لب پر درو آہ  
عفو فرما جرم ما بہر دینی  
جرم میرا بخش بہر مصطفیٰ  
شاو کن از لطف بچہ شاو کن  
عفو فرما میرا یہ جرم قوی  
بہر ضیق او شدہ غمخواری  
اُس کی غمخواری نے ساتھ اُس کا دیا  
وحی آمد در جناب استطاب  
وحی حق آئی بسوئے مصطفیٰ  
امت گر مرثکب آید چنین  
پتری امت سے ہو کر ایسا کہیں  
بلکہ عذرش لائق بخشش بود  
عذر اُس کا قابل بخشش ہے

جرم او جرمی نباشد نزد ما  
 جرم ایسا کب ہو جرم بے پناہ  
 درگزر سرزد اگر جرم عظیم  
 چشم پوشی کہ جو ہو جرم عظیم  
 از نوع جرم او بودی شتاب  
 مغفرت سے یا بنی تجھ کو ہے کام  
 مصطفیٰ از وحی حق آگاہ شد  
 آپ پر جب وحی حق نازل ہوئی  
 نزد خود طلبید سلمان و علی  
 آئے جب خدمت میں سلمان و علی  
 کہ لبیک گوشتہ صحرا رسید  
 جاؤ تم صحرائیں بہر جستجو  
 او بھی رفتند دا ورا آوردند  
 وہ گئے اور لائے اُس کو اس لیے  
 او چلوانا عشا مسعود بود  
 آپ مصروف عشا تھے بہر ملا  
 از کلام اللہ میخواندے باہ  
 ہے کلام حق سے باور و فحال  
 ثعلبہ شنید و جان خود نداد  
 ثعلبہ تر پا یہ کہ کبر خاک پر  
 بعد فرصت خاتم پیغمبر  
 آپ جب فارغ ہوئے پڑھ کر نماز

جرم آن باشد کہ دارد صد مخاف  
 جرم وہ ہی جس میں ہو ظاہر گناہ  
 جرم او خشم کہ نامم ماکیم  
 بخندوں کا میل کہ ہوں رب کریم  
 جرم او والہا علم بالصلوٰۃ  
 مجھ میں ظاہر جرم مجرم ہے تمام  
 لطف خود بالطف او ہوا شد  
 فرط شفقت اُسکی پھر شامل ہوئی  
 گفت بہر ہر دو پابند جلی  
 یوں کہا دونوں سے پابند جلی  
 ثعلبہ را حجرہ خود آوردید  
 ثعلبہ کو لاؤ تمیر کے رو برو  
 کہ یہ پیش بادشاہی خود پڑ  
 کہ وہ اپنے سرور میں سے ملے  
 در ادائے فرض حق مصروف بود  
 کر رہے تھے فرض کو حق کے ادا  
 سورۃ القارعہ ما القارعہ  
 سورۃ القارعہ و روز باں  
 آفریں بر جان آل مغفور باد  
 آفریں ہو اُس کی جان پاک پر  
 نزد او آمد بطور امتحان  
 پاس اُس کے آئے بہر امتیاز

<p>از خشوع باطنی مسرور شد کیونکہ تھا پہلے ہی سے مقبول رب</p>	<p>گفت این مقبول شد مضمحل شد یون کہا یہ ہو گیا مقبول رب</p>
<p>در عر چند از دج و پستد و اکرون و بہ طاکمان حق لیتی خازنان معرفت پیرن</p>	
<p>میرد لطف و عنایت گشتی گو نہ گو نہ لطف باری ہوتے طی کند وہم و گمان ہر شکوک طی کرے وہم و گمان ناروا شک نہ گرد تا بے سعی قوی پس نہ ہو نصانیت سے پاگل کہ زکان معرفت آید بروں اسک کان معرفت سے ہے ظہور ایں بروں آید عرش محترم اور یہ عرشیں ہیں کا مدعا مژدہ اے قلب محیط طور ما ہے محیط قلب تو ہی بر محل مرحبا اے زیب بخش تیرہ خاں زیب و زینیت ہی تو کوہ طور کی ترک فرما جملہ ذکر کے سند ترک کر سب اپنا ذکر قیل و قال کہ براہ معرفت پیوند بس اُس کو راہ معرفت ملتی نہیں</p>	<p>ساکب راہ طریقت گشتی شرع کی گر پاسداری ہو سکتے بے نصنع رہو راہ سلوک رہو راہ شریعت بر ملا شک نگرد و سد راہ معنوی شک نہ ہو گر راہ باطن میں مغل نور او از گوہر رخشاں فزوں گوہر رخشاں سے بھی افزوں ہو نور دور خشنده بروں آید زیم دور خشنده کی ہے دریا میں جا مژدہ اے نور دل پر نور ما مژدہ تجکو نور پر نور ازل مرحبا اے جلوہ گاہ نور پاک تجکو رحمت اے تجلی نور کی اے عزیز و بشعور و ذی خرد اے عزیز و بشعور و خوش خصال بے سند اور اہمی گوئید پس ذکر حق سے جیز باں ملتی نہیں</p>

<p>ایں بہتہ جو بیندگی و درہروی          ذکی سے طالب ہو راہ حق شناس          طالب منزل بیاس راہ دوست          ہیں جو طالب رہو کے راہ ہدا</p>	<p>شد برک طالبان حق قوی          ذکی سے افقوں پہ پہنچو پیش و پو اس          بہر خود باشد مثال مغز نہ سست          اس طلب ہیں ان کو آتا ہے عزا</p>
---	---

### الامثال المقولات

<p>خوبی دنیا ست ظلم ز اکل          زیب و نیاس پایہ دیوار ہے          ہم خود در الشعاع العقل وال          عقل میں خورشید کی ہے روشنی          آفت العلم انسیا منسیا          بھولنے سے علم ہو جاتا ہے کھم          ایکہ العلم المستجہ فاصلہ          بردباری کا ہے جس دل میں کمال          انما الانصاف شکل راحتہ          ہر پہ ہی انصاف آرام تمام          فکر المرأة الصافی بود          فکر ہے آئینہ زیب نظر          عشق الدار صریق النار غہ          عشق ہی ہو یک علاج درد دل          سامع للغبیۃ احد شناس          سننے والا بھی ہے غیبت کا برا</p>	<p>سل او سر کس کہ دار و قابل          اس کی بڑا ہوش جو کسے بیکار ہے          کہ از و ظاہر بود راز نہاں          صاف کھل جاتا ہے راز باطنی          سہو بہر علم باشد بیج کن          بھولنا ہی اس کا ہے جو رستم          طالبی کہ علم وارد کا ملہ          ہر وہی دل طہرین حسن و جمال          زیب بہر بندگی طاعتہ          زندگی کی اس سے راحت ہو مدام          فکر دین و فکر حق کافی بود          فکر دین ہی یک خزائن سرسیر          مرض باشد للطلب فارغہ          عشق ہی ہو مرض دل کے متصل          کم نیکنند از گناہ ناسپاس          کم نہیں ہو اس کی غیبت سے سزا</p>
--	--

من سعاد السعید جدك  
 نیک ہی میں سے نیکوئی بر ملا  
 اللسان جاہل مالک بود  
 جاہل اپنی بد زبانی کا سے یار  
 داں صد و المقبل الاحرارها  
 عاقلوں کے ولیں ہیں محفوظ راز  
 بہ بود نہ ہر بلا ہل خوردنی  
 جیندہ مغلوں سے اگر مطلوب ہو  
 از فریب و بنوی مخروں مشو  
 ہونہ وحشی زبیب دنیا دیکھ کر  
 غرت و تو قیر خود و خواہی اگر  
 بنگوگر منظور اپنی شرم ہو  
 کثرت القلوب لسا و بالفصول  
 عورتوں کی جس نے خلوت کی پسند  
 ایکہ نعم الناصر القول جمیل  
 قول اچھا ہی نہایت ہی رفیق  
 لا ذوال للنع عند الشکور  
 شکر کرنے والے ہیں مشکور رب  
 ثمرۃ البجالت ندا متہا شمر  
 کام میں جلدی سے ہوشمندگی

ای وفومات دان عند حل  
 نیک خود بدیوں سے رہتا ہی جدا  
 اللسان الحاقول ذالت بود  
 اور جو عاقل ہی نہیں اس میں شمار  
 القنور سر و کلا سر ارھا  
 ان کا دل ہی یا کہ قبر یا نیاز  
 کہ بہ پیش سفلہ حاجت بزدلی  
 نہ ہر کھا لینا ہی اس سے خوب ہو  
 بہر جب مال خود مجنوں مشو  
 کیونکہ اس کے مال میں غم کا ہو ڈر  
 بہر دین خویش بہ بندہ کی کمر  
 دین ہی کے واسطے سرگرم ہو  
 اے صنادق للطباع و العقول  
 عقل میں اس کی ہو اپید اگر نہ  
 للجواب عند الکلامات اقلیل  
 ہو جواب مختصر اپنا شفیق  
 لا بقا للنع عند القصور  
 ہیں جو ناشکر کے وہ ہیں مقہور رب  
 این نیست مثل آفتا شمر  
 اس کی آفت سے نہ ہو خور سمنگی



ایکہ دارالظالم آوارہ  
ظالم سے ظالم کو ہے آوارگی  
ایکہ العقل وزیرِ ناصح  
عقل ہی بیشک وزیرِ نیک ہے  
ایکہ المال ضعیف راسل  
مال دنیا ہے ضعیفوں کا سفر  
اکل الناس باجاء البشر  
سب اسی پر کرتے ہیں گفتگو  
لیس سلطان عالم و الکمال  
کب ہوتا ہوں کو یہ علم ظاہری  
رغبت السلطان عن النصف بود  
نفع ہی انصاف سے ان کو ضرور  
بہر تو الجمل مقسوم آمدہ  
جمل میں واللہ ہے تاثیرِ رسم  
ان قد لا ینبغی للفاضل  
عالموں کو یہ نہیں بہرگز روا  
ابن خلیفہ مختصر باللہ گفت  
یہ خلیفہ نے بہت نادر کہا  
ان ماذل فواحق فی الکلام  
بات جو حق ہو نہیں ہی اسیں ڈر

شہد خراب و ناقص و ناکارہ  
ہی یہ عادت موجبِ بچارگی  
ویکہ الفہم مشیرِ ناصح  
ہی سمجھ جہیں وہی مقبول ہے  
ویکہ الحاسد نجف کا ہاں  
اور حاسد ہی نجف و تلے و قمر  
افعل الناس بخلن خبیتر  
خلق ہی جہیں وہی ہے نیک و خ  
در زمانہ موجبِ نقص و زوال  
وقت غم کے موجبِ خورسندی  
رغبت الانسان عن الطاعت بود  
جسطح الناس کو طاعت میں سرور  
الحسد بہر تو مغموم آمدہ  
یہ حسد بھی بجا کو کب ہی رسم سے کم  
ان بخاطب فی الکلام جاہل  
جو مخاطب ہوں بقولِ ناسزا  
در معنی در کلام خویش سفت  
موتیوں کی سی چمک ہے بر ملا  
گرچہ عالم متفق با شہ تمام  
گرچہ دنیا متفق ہو سرسبز

ان لا عزة ذوالباطل بدیں  
 قول جو جھوٹا ہے نے بنیاد ہی  
 ان یحیی الذکر فی الافعال ہا  
 ذکر بہتر ہی اگر اچھے ہیں کام  
 ایکہ من بسط بد یہ یا الکرم  
 جس نے روکا ہا نہ بخشش سے مدام  
 ایکہ بسم قلب ید مج  
 جس کا دل مردہ ہی اور نہ ہی کھلا  
 تاکہ دو قلب تو در عشق رام  
 عشق کا دلیں نہیں گتیرے رنگ  
 اجتہد فی العلم و فی العقل الکمال  
 تجکو علم دیں میں ہو کوشش ضرور  
 ایکہ العقل بشیر یا الخیر  
 عقل ہی تیری ہو اک مر دیشیر  
 عقل اگر حسن الواہب بگری  
 نیک شورہ عقل سے تو لے اگر  
 چہل جاہل اتج الظلمت بود  
 یہ جہالت ہی ہر اک شے سے بری  
 گر تو ماسب نفسا تسلیم شوی  
 نفس جو غالب کرے بر باد ہو

گر پتہ تابد بر جہیں ماہ میں  
 گو وہ خود ہی نیست استاد ہی  
 انجیل قول فی الاقوال ہا  
 قول برز ہے جو اچھا ہے کلام  
 اخراج عند الوجہ وبالعدم  
 وہ نہیں پھولے کا ہرگز نیک نام  
 در چہ کار آمد کلاہ فخر او  
 ذکر اس کا ہے بھلا کس کام کا  
 کے کلاہ وجہ اش آید کام  
 یہ لباس فقر پھر کیا دیکھا سنگ  
 تاشود و در چرخ دین و اللشال  
 تاکہ چکے تیرے ہی غرت کا لوز  
 کہ بہر کامے مرادے خود شمر  
 تیرے ہر اک کام میں سے دستگیر  
 ثمرہ از حسن اعمالے بری  
 اپنے ہی اعمال سے پائے ثمر  
 مضمر بد بختی و کلفت بود  
 جہیں ہی بد بختی و کلفت بھری  
 نفس را عاجز کنی اسلم کنی  
 تو اگر عاجز کرے دل شاد ہو

ایکے توفیق شد نعم الریق  
 ہر ہدایت بھی رفیق ہے بدل  
 ایک الحق است سیف قاطع  
 امر حق ہو مثل شمشیر عجیب  
 عادت السادات ساداتِ عمل  
 اچھی عادت ہے امامِ کارنیک  
 صحبت الائمہ اور ثروت دارند  
 صحبت بد شمر آزار ہے  
 مجد الاحسان منت گر کے  
 جس نے احسان تجتہ تھوڑا سا کیا  
 اسی وجہ ک حاجت ک فی الشوقا  
 بزمی شہ بازار میں بخوئے  
 من اطلع عقبة فی الغم خویش  
 پیروی کی جس نے غصہ کی ذرا  
 ایک من قل صدقہ صادق نشد  
 راستی میں گرد کھائی کج روی  
 اسی اذالم یستجی من صنع دنی  
 جس نے ذکر حق کی یاں عادت نہ کی  
 ایک من و دیک لامر خو و شمر د  
 دوست تیرا بن کے جو دشمن ہوا

تو اگر توفیق داری شریفین  
 اس ہدایت سے نہیں آتا خلل  
 ویکہ الحق است نزع تاج  
 امر حق ہو دُر رخشان مجیب  
 گر عمل داری نیفتی در خلل  
 گر عمل بھی ہو تنگ سب اطوار نیک  
 ایکہ سود النطن بالانخار شد  
 ایسی ہی صحبت سے دل بیزا رہی  
 واجب آمد امتنان او ہے  
 چاہیے اُس کا سمجھنا بھی سوا  
 تو فلا تطلب احیک یر ملا  
 اپنے بھائی سے بھی پھرا سکونہ لے  
 اے اضاع ادبہ دار و بہ پیش  
 اُس نے کھو یا سب ادب کا مرتبا  
 کذب گو در قول خود وامین شد  
 کام آنے کی نہیں بخت کو ذری  
 با شک مارا لب فی المنی  
 وہ نہ سمجھے گانہ دیکھے گا کبھی  
 بعدہ لاریب رنج و فیض برد  
 وہ نہیں ہر لائق صحبت ذرا

ایکے در نطق و سبباں شد ز جزا و  
 ہو زباں پر جس کے گفتار خراب  
 ایگزیز العالم شد نعم السیمیر  
 ہی فسانہ نیک پر طعنا علم کا  
 ایک ظن العاتل خیر بود  
 اچھے لوگوں کا کہاں بھی نیک ہو  
 ایکہ للفقہاء اقل دلتہ  
 اہل تقوا کے لیے ہی یہ دلیل  
 ایکہ جہد عن طاعتہ اہواک  
 خود ہی دشمن سپر و نفس دنی  
 لائق عمر بھیاں و بریا  
 جرم و عصیاں میں نہ عمر اپنی گنوا  
 قال عمر العاص فی الاقوالہا  
 عمر ابن العاص نے انراہ پند  
 ایکہ لاسلطان الا بالاحشم  
 بادشاہی کب ہی بے فوج و سپاہ  
 لا یرم الا بے تعیمہا  
 مال کیا جس سے نہ ہو تعمیر جا  
 لیس مسدود علی الفضل العظیم  
 یہ نہیں ہے بند اہل علم پر

واجب آمد واجب آمد ہجرا و  
 دور ہی رہنا ہی اس سے بس صواب  
 کہ بعالم می وہ دفع کشیر  
 کیونکہ اس میں سود ہی بے انتہا  
 حسن ظن داری اگر طعیرا بود  
 دوست ایسے کا کہاں ہر ایک ہو  
 والموتہا اجل حلتہ  
 کہ موت ان کی ہی ابن السبیل  
 واحد زو من بعض بالموالاک  
 ہی بری آقا سے رسم دشمنی  
 خدک من مالک ملک بقا  
 ضد نہ کہ مالک سے تو اپنے ذرا  
 چند فقرات عدیل و بے ہوا  
 چند فقرے کہدیے ہیں ہیں دل پسند  
 لاشم الا بدینار و دریم  
 فوج کب قابو میں ہو بے مال و جاہ  
 لامکاں الا بعدل عادلاں  
 جا نہیں جمیں نہ نصفت ہو ذرا  
 ان فوق کل ذی علم عظیم  
 علم ہر ایک چیز سے ہے خوب تر

قال لقمان الحكيم والطبيب  
 کہتے ہیں لقمان وانا اور طبیب  
 الشجاع عند حرب والجدال  
 جیسے لڑنے میں شجاعت ہو عیاں  
 والا ثورک عند حاجات بہیں  
 آزما بھائی کو حاجت پر ذرا  
 کذب واءلشفار الدائمی  
 جھوٹ بیماری سے صحت کے لیے  
 من تواضع وقرنی العمر ما  
 کی تواضع جس نے غت پا گیا  
 جاہلون یطلب المال الحرام  
 جاہلوں کو چاہیے مال حرام  
 علم لا یصلحک ضل عن عوا  
 علم سے کیا اہل بدعت کو صلاح  
 اب قلیل عن کثیر الغرض  
 ہے بہت اور ہو غرض جس میں شمول  
 ان من عرش المدارات الکرم  
 جو نہیں رکھتا ہی خلق احمدی  
 بہر شش اثبات و استقلال نے  
 واسطے چھ آدمیوں کے کبھی

الثلاثة الریحل فی یعرف قریب  
 معرفت کے ہیں یہ ہی تینوں قریب  
 والعلم عند غیظ والمقال  
 اور غضب میں بردباری کے مثال  
 تانبا شد بے تجربہ پہراں  
 آزمائش اس کی تا ہو بر ملا  
 ایکہ الصدق وواہتائی  
 سچ ہی صحت ہی مضرت کے لیے  
 من تناظم حقہ فی العمر ما  
 کی شیخ جس نے ذلت پا گیا  
 عاقلون یطلب الفضل المرام  
 اور عقلمندوں کو ہی غت سے کام  
 مال لا ینفک عن حرص الہوا  
 مال سے کیا حرص والوں کو صلاح  
 ویکہ البغض وقاراً واطراض  
 اس سے کم بہتر ہی بہر ذی عقول  
 اجنبی الغر الوفا المتقنم کبھی  
 اس کو غت سے نہیں راحت کبھی  
 غت و توقیر و متبرل نے  
 رنج و کلفت میں نہیں ہوتی کمی

سببہ الایثار لا ظل العمام  
 معیشت میں سایہ رحمت نہیں  
 لا نعم عشق النساء الفنا  
 عورتوں کے عشق میں عزت کہاں  
 ان شرف بالکمال والادب  
 ہی ادب ہی موجب فخر و کمال  
 لیس للحب نجات والنبات  
 خود پسندوں پر کہاں رحم و کرم  
 ایکہ لا احسان فقطوع اللسان  
 ہی یہ احسان قاطع لطف و مہیاں  
 کذب ذل صدق غیر بالکمال  
 جھوٹا ذلت ہی غیرت کا سبب  
 ثمرة الانصاف للعلم المتین  
 ہی یہ ہی انصاف نورِ علم حق  
 ظلم سالب للنعم والحرمان  
 ظلم سے تو قیور و عزت کچھ نہیں  
 صنع الخیر عند اسکان الوجوب  
 نیکیاں رہتی ہیں قائم و یرتک  
 اس کے بعد عاقلان خیر کا  
 عاقلوں کو نیکیوں سے دوستی

حلت الاشرار والمال الکرام  
 اور مال غیر میں برکت نہیں  
 لیس للسلطان فی الظلم البقا  
 ظلم سے شاہوں کے پھر وقت کہاں  
 لا جمال والنمال والنسب  
 کب نسب کام آئے اور مال و مال  
 لیس للخل سرور الکائنات  
 خل میں کب ہی خوشی اسے محترم  
 والکرم مصقل تنیع زباں  
 اور کرم سے صیقل تنیع زباں  
 کاذب تمام لاحب المقال  
 کذب و خامی ہی ذلت کا سبب  
 لیس للجهل المركب والیقین  
 اور بہالت ہی ذلت کا سبب  
 والبغی جالب والذلت  
 اور مکر ہی سے وقت کچھ نہیں  
 بہن لک حیدر الی الوقت الغروب  
 ذکر حق باقی ہی تاد و یرفلک  
 وے یقین جہاں الاشرار  
 جاہلوں کو شر سے ہی ربط دلی

جاہل اں کو بمنع البہر النعیم  
 ہی وہ جاہل جو کہ ہے مناع خیر  
 ہر کہ دار و فکر و ترکیب نکو  
 فکر اور ترکیب کی خوب ہی  
 ہر کہ نطق و خیش را مرغوب کرد  
 جسکو اچھی گفتگو سے کام ہے  
 عاقل در صحبت عاقل بود  
 صحبت عاقل میں غافل شام ہو  
 ہر کہ داند ادب کو بد سن کنم  
 چنانکہ جو چاہتا ہے کچھ نہیں  
 احسن الادب اخلاقی نکو  
 ہر ادب کا پیشوا خلیفہ نکو  
 چوں غائب خویش را اظہار کرد  
 جس نے غصہ اپنا ظاہر کر دیا  
 چوں بود محتاج اجسام نام  
 اہل دنیا طالب آرام ہے  
 قلب و انار را حکمت احتیاج  
 ہے غذا دانا کی حکمت اور ذکر  
 ہر کہ باشد با ادب در بندگی  
 با ادب کو ہی بہت لطف و خوشی

عالم اں کو یطلب الشکر الفزیم  
 ہی وہ عالم جسکو ہی ہر شکر سے پیر  
 او غریبہ خلق با شہ چارہ سو  
 کام اُس کا خلق کو مرغوب ہے  
 گشت طالب عقل را مطلوب کرد  
 ہی وہ آمر عقل اُس کی رام ہی  
 جاہل در صحبت جاہل بود  
 اور جاہل جاہلوں کو بادر ہو  
 بہ اذال شخصے کہ گوید عالم  
 اُس سے بہتر ہے جسے ہے کچھ لفتیں  
 احقر الفقراء کہ باشند رشت او  
 سب سے بدتر ہی فقیر رشت خو  
 دوستی دوست را سیر کرد  
 دوستوں سے پھر اُسے پہنچ گیا کیا  
 بہ تعلیل غذا کے ہر طعام  
 اُسکو اچھی خیر ہی سے کام ہے  
 کہ غذا ایش مثل انوار سراج  
 کہ اسے نورِ مجلا کی ہے فکر  
 او بہا بکیف و لطف زندگی  
 بے ادب کو خاک کیف زندگی

گرچہ بے ذات و صفات خود بود  
 گرچہ وہ طالب ہی بے ذات و صفات  
 گر غیب و مفلس و مسکین بود  
 ہی اگرچہ مفلس و مسکین گدا  
 گر تو پنداری کسے بے اعتماد  
 جو نہیں قابلِ بھروسے کے کبھی  
 ہر کہ بند تو نمی شنود بدل  
 جو نہیں سنا نصیحت کو تری  
 ہر کہ از جا بل خموشی پیشہ کرد  
 غصہ جاہل پہ جو خاموش ہو  
 ہر کہ دارد در جہاں خلقِ عظیم  
 خوگر بند و کرم جو ہو گیا  
 بشو حالِ خاندانِ برکی  
 دیکھ حالِ برکی کو بر ما  
 جعفر و یحییٰ و فضل و فضلِ خویش  
 فضل جعفر اور یحییٰ سب کے سب  
 بینوار اغنیاء می ساختند  
 بینوا کو دم میں کرتے مالدار  
 سالکوں کو مال و زدادے مدام  
 دیتے محتاجوں کو اتنا مال و ز

لیکن او سر دار ذات خود بود  
 ہی و لیکن خود ہی وہ سر دار ذات  
 گرا صبر و اہل دیں بود  
 پر ادب والا ہے سب کا پیشوا  
 بہر او ہرگز ملو صرف مراد  
 واسطے اُس کے فکر و فکر نوی  
 دیدہ او کے بر اندہ متصل  
 کھینچ اُس پر پردہ راز و خفی  
 او برائے حفظ دیں اندیشہ کرد  
 آبرو کا اپنے پردہ پوش ہو  
 او نہیند سختی رنجِ تدبیر  
 اُس کو روزِ شکر کا دھڑکا ہر کیا  
 پیشتر گشتند از سعی تو ی  
 جو سخاوت میں ہوئے ہیں پیشوا  
 مرہم اندازِ جبر امت ہاے ریش  
 زخم پر مرہم کو رکھتے بہر رب  
 کانِ گوہر پیش او انداختند  
 سیم و زردیت تھے اُس کو بیشمار  
 بہر دفع احتیاج صبح و شام  
 کشتی جن کی عیش میں شام و سحر



<p>موت کر دے عمر یاد بیدل وجود  سب گزشتہ فی اس میں عمر مستعار  تابہ محشر از جناب سرمدی  تابہ محشر بہر خود بہر رسول  تانیاز اردو لے مرد دلی  تانیاز بچیدہ ہوں مردان خدا</p>	<p>اسو اچودو کرم چہرے نہ بود  تھایہ ہی خود و کم اُن کا شعار  رحمت حق بر روان بر کی  رحمت حق کا رہے اُن پر نزول  تائب اسرار جلی را کن سخن  تائب ایسے بھید کو کم کردنا</p>
--	--

## م ت م

### صحت نامہ افلاط کتاب ہذا

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط
تیز	شیر	۱۳	۳۳	کہ	کلہ	۳	۱۸	مشتری	مشتری
بہ بازار	میا بازار	۵	۴۱	نے	نے	۵	۱۸	والطالعون	والطالعون
غم	عہم	۹	"	اپرویش	ابرویش	۱۳	۱۸	حبیب	حبیب
نزد	نزد	۱۳	"	حُب	حِب	۹	۳۳	لطفت	لطفت
اُس	اُن	۲۰	"	حُب	حِب	۱۰	"	ظلم	ظلم
پرویش	نہ درویش	۱۳	۴۲	بہ قرار	سہار	۱۴	"	زار	زار
پے	پے	۴	۴۴	آیتے	آیتے	۱	۲۸	نے	نے
القیا	اضفیا	"	۴۵	نیرک	نیرک	۴	۳۱	گی	گی
القیا	اضفیا	"	"	نیکال مرد	نیکال مرد	۵	۳۲	گی ہیں	گی ہیں

صفحہ	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	صفحہ	غلط	صحیح
۴۶	۴۷	ناطن	ناحن	۹	۴۵	کہ	کہ	۱	۴۷	ہرکماں کی ہرکماں نہ کرو	۱
۴۸	۴۹	نام	کام	۲	۴۶	تار	بیاع	۱۱	۴۸	بہ طرز نہ طرز	۱۱
۵۰	۵۱	اخرج	اخرجت	۵	۵	نے	نے	۱۸	۵۰	نصیب دیند	۱۸
۵۱	۵۲	اصفیا	افصیا	۷	۴۸	ہوتا	ہوتی	۱۳	۵۱	بیں	۱۳
۵۲	۵۳	با	یا	۱۴	۷	نادر	نادر	۵	۵۲	کہ باند	۵
۵۳	۵۴	برادری	برادری	۱۸	۷	تو	تو	۶	۵۳	میرس	۶
۵۴	۵۵	سراہ	نشاہ	۲	۴۹	نفسیہ رساند	نفسیہ رساند	۹	۵۴	ایسیروام	۹
۵۵	۵۶	مرد	جنود	۳	۷	آکہ دای	آکہ دای	۱۳	۵۵	میرس	۱۳
۵۶	۵۷	مخروی	مخروی	۱۳	۷	کے	کے	۱۳	۵۶	شد	۱۳
۵۷	۵۸	دریائے	دریائے	۲	۵۰	بیان	بیان	۱۳	۵۷	در	۱۳
۵۸	۵۹	دریا	دریا	۵	۷	مرے	میرے	۳	۵۸	کہ نوارد	۳
۵۹	۶۰	اور	اور	۹	۷	رجا	رجا	۱۵	۵۹	مراد	۱۵
۶۰	۶۱	نور	نور	۳	۵۱	غیرہ	غیرہ	۱۵	۶۰	بعلت	۱۵
۶۱	۶۲	سراست	سراست	۸	۷	ہرکماں کی	ہرکماں کی	۴	۶۱	یہ	۴
۶۲	۶۳	التاج	التاج	۱۹	۷	ماقشرد	ماقشرد	۱	۶۲	بہ حال	۱
۶۳	۶۴	نفس	نفس	۱۹	۷	قابل	قابل	۵	۶۳	نہ	۵
۶۴	۶۵	سازد	سازد	۱	۴۲	کسی	کسی	۱۱	۶۴	یا بد	۱۱
۶۵	۶۶	جامل	جامل	۴	۷	زند	زند	۱۳	۶۵	ہر مرد	۱۳
۶۶	۶۷	وارنگی	وارنگی	۸	۷	جتنے	جتنے	۱۹	۶۶	از میں	۱۹
۶۷	۶۸	افراختی	افراختی	۱۱	۷	ہونا	ہونا	۳	۶۷	خار	۳
۶۸	۶۹	خبرہ تر	خبرہ تر	۱۲	۷	مخروی	مخروی	۱۳	۶۸	تحت	۱۳
۶۹	۷۰	کہ	کہ	۱۴	۶۳	مخروی	مخروی	۱	۶۹	کہ	۱

صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط
۸۵	۷	یہ رسم	۱۰۲	۱	لے جائے	۱۱۲	۶	قابل	قابل
۸۶	۹	بریدہ	۱۰۴	۱۸	سے	۱۱۲	۱۲	فاصلہ	فاصلہ
۸۷	۹	فرقم	۱۰۵	۳	نیک	۱۱۲	۱۸	نازغہ	نازغہ
۸۸	۱۱	منقل	۱۰۵	۵	پوسید عبدرا	۱۱۲	۱۹	نیابند	نیابند
۸۹	۸	کے	۱۰۶	۱۱	پرید	۱۱۳	۷	برونی	برونی
۹۰	۱۶	بولے	۱۰۶	۱	بیداری	۱۱۳	۱۳	القلوب	القلوب
۹۱	۳	با	۱۰۶	۳	پوجہ	۱۱۵	۵	بدیہ	بدیہ
۹۱	۷	قریب	۱۰۶	۳	تمام	۱۱۵	۶	پھولے	پھولے
۹۲	۸	قریب	۱۰۶	۵	از	۱۱۵	۱۳	بالخیر	بالخیر
۹۲	۱۱	باید	۱۰۶	۹	مگرد	۱۱۵	۱۹	ماسب	ماسب
۹۲	۱	توی	۱۰۶	۱۳	پرینی	۱۱۶	۱۵	وامق	وامق
۹۲	۱۱	میکند	۱۰۶	۲۰	مغزور	۱۱۶	۱۷	باشت	باشت
۹۲	۱۷	بس جزا	۱۰۸	۲۳	برکیں	۱۱۷	۱	لسان	لسان
۹۳	۱۹	ماند	۱۰۸	۱۷	بخوش	۱۱۹	۹	مقطوع	مقطوع
۹۳	۱۳	برند	۱۰۱	۹	پابند	۱۲۰	۸	عافل	عافل
۹۵	۱۷	نے	۱۰۱	۱۰	پابند	۱۲۰	۹	کنہم	کنہم
۹۶	۳	لیس	۱۰۱	۱۵	سعود	۱۲۰	۹	عالم	عالم
۹۷	۲۰	پابند	۱۰۱	۱۸	ہے	۱۲۰	۱۵	تعلیل	تعلیل
۹۸	۹	باشد	۱۱۱	۳	عر	۱۲۰	۱۶	خیر	خیر
۱۰۱	۱۲	مارے	۱۱۱	۳	درجہ	۱۲۰	۱۶	چینر	چینر
۱۰۱	۲۰	چاہے	۱۱۱	۱۳	درجہ	۱۲۰	۱۶	چینر	چینر
۱۰۲	۱	بے سکون	۱۱۲	۵	الامثال	۱۲۰	۱۶	چینر	چینر



DUE DATE

٨٩١٥١٥٥

٨٩ ٥٣

ت ۱۱ م  
۲۲۵۳  
۸۹۱۵۵۱۵۵  
مثنوی تفسیر تصوف

ت ۱۱ م  
۲۲۵۳  
۸۹۱۵۵۱۵۵  
مثنوی تفسیر تصوف

	Data	No.
--	------	-----